یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الانتصار لسنۃ سید الابرار

مصنفہ

امام المجاہدین قدوۃ المحدثین رئیس المفسرین محی السنۃ الغراء

ماحی البدعۃ الظلماء مرشد العلماء شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ

ناشر

مکتبۃ الیمان

دارالقرآن پنج پیر صوابی سرحد پاکستان، الهاتف: ۰۹۳۸-۲۲۱۸۰۳

سناکست

اشاعت اکیڈمی

عبدالغنی پلازہ محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور

091-2580325 / 0333-4532836

Scanned by CamScanner

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیا میں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف

Play Store اور Website سے بالکل فری انسٹال/ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال/ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Store سے " مکتبۃ الاشاعت " انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاون لوڈ کریں

نیز اپنی کتاب کو Website/ Play Store پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

نوٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Store اور website پر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت " کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ **maktabatulishaat.com** (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	فتوی	۶
۲	صاحب فتویٰ کی خدمت میں خط	۸
۳	زمانہ حال اور علماء کی حالت	۱۲
۴	فتوی پر کلام	۱۴
۵	بحث حیلہ اسقاط	۲۳
۶	حیلہ بازوں سے چند سوالات	۲۴
۷	دلائل بر حیلہ	۳۰
۸	حقیقت حیلہ	۳۱
۹	حیلہ کے متعلق علماء کا فتوی	۳۴
۱۰	بحث دعا	۳۹
۱۱	دعا بعد الفریضہ اور اس کی مقدار	۴۰
۱۲	ایک شبہ کا ازالہ	۴۴
۱۳	تحقیقی جواب	۴۵
۱۴	موازنہ رواۃ	۴۶
۱۵	دعا بعد الفریضہ پر اقوال فقہاء	۴۶
۱۶	دعا میں ہاتھ اٹھانا	۴۷

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۷	استحباب دعا بعد الفرض اور کراہت دعا بعد السنت بہ ہیئت اجتماعی	۵۳
۱۸	علماء دھلی کی تصدیقات	۵۳
۱۹	تحرایرات علماء دیوبند	۵۵
۲۰	ایک شبہ اور اسکا ازالہ	۵۸
۲۱	خلاصہ کلام	۵۹
۲۲	اھل بدع کا رد نماز اور اعتکاف سے افضل ہے	۶۱
۲۳	توسل بالذوات الفاضلہ والفاظ غیر شرعیہ	۶۲
۲۴	معنی وسیلہ	۶۵
۲۵	دعاء بجاہ وبرکت فلاں	۶۷
۲۶	مجوزین کے دلائل	۷۲
۲۷	قبر پرستوں کے ان شبہات مذکورۃ کا جواب	۷۵
۲۸	حاصل کلام	۷۸
۲۹	دعا بحرمت فلاں	۸۰
۳۰	زیارت القبور للنساء	۸۲

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ولی الانعام الحکیم العزیز ذی الانتقام و صلی اللہ علی من ھو للانبیاء ختام قاطع الشرک والبدعۃ سراج الظلام وعلی الہ وصحبہ العز الکرام اما بعد، فقال اللہ سبحانہ: ولوشآء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین ٥ الا من رحم ربک، ولذلک خلقھم، (ھود : ۱۱۸).

ہمیشہ سے یہی سنت اللہ رہی ہے کہ اختلاف اہل حق سبب رحمت ہوتا ہے تاکہ وہ ابتلاء وامتحان میں ہمیشہ ثابت قدم اور حق گو رہیں۔ اور بیان حق کا یہی میثاق انبیاء کرام علیہم السلام اور علماء ربانیین سے لیا گیا، کما قال تعالیٰ:

واذ اخذ اللہ میثاق النبین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتو منن بہ و لتنصرنہ، (آل عمران : ۸۱)

ترجمہ: اور جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ دیا میں نے تم کو کتاب اور علم، پھر آوے تمہارے پاس رسول کہ سچا بتادے تمہارے پاس والی کتاب کو تو اس رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے۔

اگر بیان حق کا فریضہ علماء چھوڑ دیں اور تائید کتاب وسنت نہ کریں تو ملعون، قاسیۃ القلوب اور محرفین ہوں گے ۔قال اللہ تعالیٰ:

ان الذین یکتمون ماانزلنا من البینت والھدی من بعد مابینٰہ للناس فی الکتب اولئک یلعنھم اللہ و یلعنھم اللعنون ٥ (البقرہ : ۱۵۹)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ترجمہ: بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھ ہم نے اتارے صاف صاف حکم، دلائل توحید اور ہدایت کی باتیں (سنت) بعد اس کے کہ ہم نے بیان کیا اسے لوگوں کے واسطے کتاب میں، ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں لعنت کرنے والے۔

وقال تعالیٰ: فبما نقضهم میثاقهم لعنهم و جعلنا قلوبهم قٰسیة ج یحرفون الکلم عن مواضعه لا ونسوا حظاً مما ذکروا به ج ولاتزال تطلع علٰی خائنة منهم الا قلیلا منهم (مائدہ: ۱۳)

ترجمہ: سو ان کے اپنا عہد توڑنے پر ہم نے ان پر لعنت کی اور کردیا ہم نے ان کے دلوں کو سخت، پھیرتے ہیں کلام کو اپنے مطلب سے اور بھول گئے نفع اٹھانا اس نصیحت سے جو اُن کو کی گئی تھی اور ہمیشہ تو مطلع رہتا ہے ان کے کسی دغا پر مگر تھوڑے لوگ ان میں سے۔

مذکورہ بالا آیات سے صاف واضح ہے کہ آدمی حق بیان نہ کرنے سے خواہ کوئی بھی ہو، ملعون ہو جاتا ہے اور سب سے بڑا جہاد کلمة حق عندالسلطان الجائر فرمایا ہے۔

مگر آج کل اوروں سے کیا گلہ، جو اپنے آپ کو حق پرست کہتے ہیں، وہ بھی اپنے دوست یا پیر دمُرشد اور شیخ کو مرتکب بدعات دیکھ کر ساکت وصامت ہو جاتے ہیں اور کتمان حق کو مصلحت وقت وحکمت جانتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ وہ موجب وعید و ملعون اور قاسیة القلوب ومحرفین للکتاب بن رہے ہیں۔

ہمارے ملک میں ہمیشہ سے یہی طریقہ چلا آرہا ہے کہ جب بھی کوئی داعی توحید وسنت آگیا تو مبتدعین نے اس کے خلاف قِسم قِسم کے بہتان اور افتراء باندھ کر تلبیس الحق با لباطل کرنا شروع کردیا۔ ولقد صدق ما قاله افضل التا بعین اویس القرنی رضی اللہ عنہ:

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ان الا مر بالمعروف و النهی عن المنکر لم یدعا للمرء صدیقاً۔ مگر اسکے باوجود حق گو اور حق پرستوں نے اپنے بیان حق کے فریضہ کو نہ چھوڑا خواہ کسی کے خلاف ہو یا موافق ۔

قال ابن القیم فی الا علا م : لا بد من امرین احد هما اعظم من الآخر و هوالنصیحة لله ولر سوله وکتا به و تنز یهه عن الاقوال الباطلة المنا قضة والثانی معرفة ائمة الاسلا م و مقاد یر هم وحقو قهم ومر اتبهم وان فضلهم لا یوجب قبول کل ما قالوا ولا یوجب اطراح اقوالهم۔

یعنی کتاب وسنت کو مقدم رکھا جائے اور اس پر حکم و عمل کیا جائے۔ دوسری بات یہ کہ تمام علما ئے اسلام کے متعلق حسنِ ظن و محبت اور اُنکے حقوق کی رعایت ہو، مگر یہ نہیں کہ انکے ہر قول کو مانا جائے بلکہ دلیل شرعی کتاب وسنت سے وزن کیا جائے اور سب قرآن و سنت کے سامنے گردن نہاد ہوں۔

قال ابن مسعودؓ : وکل امام یوخذ من قوله و یتر ك الا اما م المتقین ﷺ. مگر آج کل جس نے بھی جو کچھ فرما دیا اسے، بغیر تول اور وزن علیٰ اصول الشریعۃ کے، دین سمجھا جاتا ہے حتیٰ کہ منکر معروف اور معروف منکر ہو گیا۔

خلق الله للحروب رجالاً

ور جالاً لقصعة و ثر ید

کچھ دن پہلے ہمارے علاقہ میں چند بدعات کے متعلق ایک فتویٰ شائع ہوا تھا کہ یہ سنت اور مستحب ہیں۔ اسے شائع کرنے والوں میں پیر دیول کا ایک خلیفہ ہے اور یہ فتویٰ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتوی کی طرف منسوب تھا کہ آپ نے بدعات کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ ہمارے چند احباب یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ مگر آپ نے ہر دفعہ صرف غیظ و غضب کا اظہار کیا۔ کبھی فرمایا کہ سارا فتویٰ میرا نہیں اور کبھی فرمایا کہ ہاں، یہ مسائل ٹھیک ہیں۔ میں نے مولانا محترم کی خدمت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

میں ایک عریضہ رجسٹری کے ذریعہ بھیجا، واپسی رسید بھی مجھے مل گئی، مگر جواب نہیں ملا۔ میں سب سے پہلے مذکورہ فتویٰ نقل کرتا ہوں اور پھر اپنا خط، اس کے بعد اس پر قرآن وسنت کی روشنی میں گفتگو کرونگا۔

فتویٰ از مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ کو مولانا صاحب نصیر الدین الغور غشتوی مدظلہم العالی ایک تقریب کے سلسلے میں یار حسین تحصیل صوابی ضلع مردان تشریف لائے اور ان سے چند سوال کیے گئے جن کا جواب انہوں نے دیا۔

1. پنج پیریوں سے قرآن کریم کا ترجمہ کرانا اور انکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟
2. توسل انبیاء واولیاء کا کیا حکم ہے؟
3. زیارت قبور کو جانے کا کیا حکم ہے؟
4. اسقاط کا کیا حکم ہے؟
5. سنت کے بعد دعا بہ ہیئت اجتماعی کا کیا حکم ہے؟

سائل خلیفہ پیر دیول عبدالرحیم طوروی حال یار حسین

الجواب:

1. پنج پیریان قرآن کریم میں تحریف کرتے ہیں اور آیات وارده فی حق المشرکین کو مومنوں پر صادق کرتے ہیں۔ ان سے قرآن کریم کا ترجمہ نہ سیکھنا اور ان جیسے فاسد عقائد والوں کے پیچھے نماز نہ پڑھنا۔ کسی دیندار متقی کے پیچھے پڑھو۔
2. توسل بالانبیاء والاولیاء جائز ہے، رواو مشروع ہے۔ کتابوں میں تو توسل بالاعمال اور بالذوات الفاضلہ آیا ہے۔ میرے والد دعا میں بحرمت سیدالابرار وبحرمت سیدالمرسلین

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

کہا کرتے تھے۔ توسل بہ بیت اللہ و قرآن شریف و بہ اولیاء، غوث الاعظم، کاکا صاحب اور پیر بابا وغیرہ اولیاء کرام بھی جائز ہے اور ان کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا جائز ہے۔

③ زیارت کو جانا سنت و مستحب امر ہے۔ حضور ﷺ جنت البقیع کو جایا کرتے تھے اور میں بھی ماں باپ کی قبروں پر جاتا ہوں، عورتیں بھی گاؤں کی زیارت کو احتمال فتنہ نہ ہو تو اکیلی جاسکتی ہیں اور اگر زیارت دور ہو تو محرم کے ساتھ جیسا کہ حج کے لئے۔

④ اسقاط قضا نمازوں اور روزوں کا کفارہ ہے۔ میں نے اپنی بی بی (عورت) کا بہت اسقاط کیا تھا۔ اسقاط گاؤں کی مسجد میں اور جنازہ گاہ میں ہو سکتا ہے مگر علماء، طلباء، غرباء جنازہ گاہ میں جمع ہوتے ہیں تو وہاں بہتر ہے۔ اور دور تو حیلہ ہے۔ اور قرآن پاک دائرہ اسقاط میں رکھنا اچھا اور بہتر ہے، اس سے تزکیہ حاصل ہوتا ہے اور اسقاط بھی اس سے ہوتا ہے کیونکہ مصحف مال متقوم ہے۔

⑤ دُعا بعد السنّت بہ ہیئت اجتماعی مستحب اور اولیٰ ہے۔ میں بھی کرتا ہوں اور میرے بڑے بھی اور میرے اساتذہ بھی کرتے تھے۔ سنت کے دعا کرنا ایسا ہے جیسا کہ فرضوں کے بعد کیونکہ سنت تکمیل اور تابع متمم فرضوں کے ہیں فرضوں سے الگ نہیں بلکہ فرضوں کے بعد میں دیر لگانا نہیں چاہیے۔ فوراً اٹھنا چاہیے۔

پھر ہم چار نفر جن میں خلیفہ پیر دیول عبد الرحیم بھی تھا، ان کے ساتھ غورغشتی تک چلے گئے۔ حضرت شیخ الحدیث نے وہاں فرمایا توسل اور زیارت کو شرک کہنے والوں، دعا بعد السنّت بہ ہیئت الاجتماع کو بدعت کہنے والوں کے پیچھے اقتداء نہ کرنا، ترجمہ ان سے نہ پڑھنا، درس و تدریس ان سے نہ کرنا۔ یہ قرآن میں تحریف کرتے ہیں اور لوگوں کو مشرک کہتے ہیں بلکہ اہل السنّت والجماعت کو مشرک کہتے ہیں۔ اور پھر انہوں نے ان پانچ مسئلوں پر دستخط کر دیے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

نصیر الدین

(دستخط شیخ الحدیث صاحب)

میرا خط حضرت شیخ الحدیث کی خدمت میں

پنج پیر

۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

مطابق ۱۸ جولائی ۱۹۶۶ء

شیخنا المحترم شیخ المحدثین مولانا نصیر الدین صاحب بارک اللہ تعالیٰ فی عمرکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا زہد و تقویٰ ہمارے دلوں میں مُسلم ہے اور جناب کے ساتھ بندہ کا تلمذانہ تعلق وابستہ ہے، حضرت والا کے حق میں گستاخانہ کلمات کو اپنا سوئے خاتمہ سمجھتا ہوں، چہ جائے کہ خاکم بدہن الفاظ ناشائستہ استعمال کروں۔

مگر جناب کا قول و فعل دین میں حجت نہیں۔ ہم سب قرآن و سنت کے سامنے گردن نہاد ہیں۔ ہمارا حق ہے کہ آپ سے آپ کے قول و عمل پر کتاب و سنت کی تائید استفسار کریں تاکہ ہماری تسلی ہو اور اگر جناب کے پاس دلیل شرعی نہ ہو تو آپ خود ہی فوراً اس قول و فعل کو ترک کردیں اور تردید فرمائیں تاکہ آپ ام تقولون علی اللہ مالا تعلمون، و قولہ تعالیٰ :ولا تقف ما لیس لک بہ علم، و قولہ تعالیٰ: قل انما حرم ربی الفواحش الی قولہ وان تقولوا علی اللہ ما لا تعلمون کے جرم سے بچیں۔

گذشتہ ایام میں آپ نے پانچ مسائل کے بارے میں فتویٰ دیا تھا:

(۱) پنج پیری قرآن کریم میں تحریف کرتے ہیں اور جو مشرکین کے حق میں آیتیں ہیں، انہیں مومنوں پر صادق کرتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

جنابِ والا! آپ بتائیں وہ کونسی آیتیں ہیں جن میں ہم نے تحریف کی ہے، بلکہ ہم سلف صالحین اور حضرت مرشدنا و مولانا حسین علی صاحب قدس سرہ العزیز کے تابع ہیں۔ کیا آپ کے سامنے جب ہمارے اور آپ کے مرشد ۱۳۵۷ھ میں (آج سے تقریباً تیس سال قبل) پنج پیر تشریف لائے تھے اور علماء کے جم غفیر کے سامنے تین دن (پنج پیر میں) حضرت مرحوم نے درس دیا تھا اور پھر بندہ نے بھی چند سورتوں کے خلاصے بیان کئے تھے تو مولانا و مرشدنا مرحوم نے بندہ کو اہل تدریس نہیں فرمایا تھا؟ اور خاص سند تفسیر سے مجھے نہیں نوازا تھا؟ اور میرے حق میں ارشاد فرمایا تھا کہ پٹھانوں میں ان کی نیابت درس قرآن کریم کی کروں۔

اگر آج کل کوئی شرک کرے جیسا کہ علم غیب لغیرہ تعالیٰ و نداء غائبانہ مخلوق کو (کہ وہ ہر وقت سنتا ہے) تو کیا وہ مشرک نہیں؟ آپ جن لوگوں کے ساتھ تشریف لے گئے تھے کیا وہ اس کے قائل نہیں؟ ان کی کتابوں میں اثبات علم غیب لغیرہ تعالیٰ بلکہ مومنوں کیلئے ثابت کیا ہے۔ انکی کتاب ذخائر صفحہ ۳۲ آپ خود ملاحظہ کریں۔ ہمارے شیخ قدس سرہ العزیز کی تفسیر میں زمانہ حال کے مشرکین کو ما صدق علیہ لآ یات (فی حق المشرکین) قرار دیا ہے، کیا وہ بھی آپکے نزدیک تحریف ہو گی؟ الفوز الکبیر میں شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے بھی یہی طریقہ روا رکھا ہے۔

(۲) آپ نے موجودہ دورِ اسقاط اور دُعا بعد السنن بہ ہیئت الاجتماع کو مستحب فرمایا ہے اور اس پر آپ نے اپنے فعل کو اور اپنے آباء کرام کے فعل کو بطور دلیل پیش فرمایا ہے۔

جناب! آپ کا اور آپ کے آباء کرام کا فعل بھی کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ نیز موجودہ دورِ اسقاط کو شیخ المشائخ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رشیدیہ میں اور علمائے دیوبند نے فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں بدعت قرار دیا ہے اور یہ سب آپ کے مشائخ ہیں۔ آپ نے ان سے (اپنے استادوں سے) کیوں اختلاف کیا؟ یا یہ آپ پر بہتان اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

جھوٹ ہے ؟ مجھے تعجب ہے۔

دُعا بعد السنن بہ ہیئت الاجتماع کو تو تمام علماء نے بدعت قرار دیا ہے جیسا کہ مفتی کفایت اللہ دہلوی ؒ نے انکے دستخط اپنے رسالہ "نفائس مرغوبہ" میں جمع کیے ہیں۔ چونکہ یہ ہیئت دعا محدث فی الدین ہے اور قرون ثلاثہ میں نہ تھی تو احداث فی الدین دلیل بدعت ہے۔ آپ کیسے اس کو مستحب قرار دیتے ہیں ؟

بالمشافہ آپ کی خدمت میں بندہ نے مولوی عبد التواب صاحب کو بھیجا تھا مگر آپ نے کوئی دلیل پیش نہ کی بلکہ اور غصے کا اظہار کر کے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر حافظ مولوی محمد صاحب چند ساتھیوں سمیت حاضر ہوئے مگر آپ نے اُن پر غیظ وغضب کر کے واپس کر دیا۔ یہ تیسری دفعہ بذریعہ خط ہذا استفسار کر رہا ہوں ۔ اگر آپ نے ہم کو قرآن وسنت (دلائل شرعیہ) سے یا قرون مشہود لہا بالخیر کے عمل سے مطمئن کیا تو ہم آپکے تابع ہوں گے، ورنہ آپ کے فتویٰ کے خلاف تردید کرنا حمیت دین سمجھ کر قرآن وسنت کے دلائل سے اس کارد شائع کریں گے تاکہ آپ کا فتویٰ بغیر دلیل شرعی قابل قبول اور حجت نہ ہو اور بندہ اپنے فریضہ اظہار حق سے سبکدوش ہو، معذرۃ الیٰ ربکم۔

امام الائمہ حضرت امام ابو حنیفہ ؒ فرماتے ہیں : لا ینبغی لا حد ان یفتی بقولنا مالم یعلم من این قلنا۔ مگر آپ کا فتویٰ جب اس پر دلائل شرعیہ سے کوئی دلیل نہ ہو، کیسے قابل قبول ہو گا۔ آپ کا احترام یہ نہیں کہ آپ کا فتویٰ بغیر دلیل شرعی مان لیا جائے خصوصاً جب کہ اس سے اشاعت بدعت بھی ہو۔

میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ یہ کوئی سیاست و تحریک نہیں بلکہ یہ دین ومذہب کا معاملہ ہے۔ خدا نہ کرے کہ ہم قرآن وسنت سے لغزش کر کے ان کے بغیر چلیں اور آپ آخری عمر میں مبتدعین کے ہاتھ میں کھلونا بن جائیں۔ جواب کا منتظر ہوں۔ میں خود حاضر ہوتا مگر آپ کو معلوم ہے کہ میں دین کے معاملے میں کبھی کسی کے سامنے جھکتا نہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

حاضری میں ایسا نہ ہو کہ تلخ کلامی ہو جائے۔

وفقنا اللہ سبحانہ لاتباع کتابہ وسنۃ نبیہ المصطفیٰ ﷺ

وانا الاحقر

محمد طاہر عفی عنہ پنج پیر

۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ

۱۸ جولائی ۱۹۶۶ء

مولانا کی طرف سے واپسی رسید ۱۵۲ (دستخط) مولانا نصیر الدین ۲۳/۷/۶۶ کو موصول ہوئی۔ لیکن ایک ماہ کے انتظار کے باوجود کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

ناظرین کرام نے مولانا کا فتویٰ اور میرا عریضہ دونوں ملاحظہ فرمالئے۔ مولانا نے استحباب اور سنت پر بطور دلیل صرف اپنا قول و فعل اور اپنے آباء کرام کا طریقہ پیش کیا ہے۔ اگر دین قول و فعل مشائخ ہوتا تو یہ دین جس پر صدیاں گزری ہیں، دین یہود سے بھی زیادہ بگڑ جاتا۔ قال اللہ سبحانہ:

ولو اتبع الحق اھواء ھم لفسدت السموات والارض۔

کیا اکابر اور مشائخ کو خلاف سنت دیکھ کر اس سے چشم پوشی کرنا بھی دین ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: قل ان کان اباء کم وابناء کم واخوانکم و ازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین O

آئندہ تحریر حمیت دین، رد بدعت اور غیرت سنت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کی خاطر لکھی جاتی ہے۔ ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتول الصالحین O حسبی اللہ و نعم الوکیل O

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

زمانہ حال اور علماء کی حالت

ہمارے دور میں علماء نے دین کو اپنے خیال میں الگ الگ طریقہ سے سمجھا ہے۔ایک جماعت نے دین کو صرف کتابوں کے پڑھنے اور پڑھانے تک محدود سمجھ کر مسجدوں اور مدرسوں کے اندر ایک ذریعہ معاش قائم کر رکھا ہے ۔وہیں قال اللہ و قال الرسول ﷺ کا درس دے کر جب باہر نکلتے ہیں تو کسی بھی مجلس میں شرک وبدعت سے پرہیز نہیں کرتے اور نہ کوئی رد منکر ہوتا ہے۔

کانوا لا یتناھون عن منکر فعلوہ لبئس ما کانو یفعلون ۝

وہ یہ عذر لنگ کرتے ہیں کہ صدیوں کی بدعات کا ہم غریب کیسے رد کر سکیں گے۔علی خوف من فرعون وملا ئہ ان یفتنھم ۔لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ فاذھب انت و ربک فقاتلا۔

ایک جماعت نے مشیخت اور سکوت عن الحق کو زہد و تقویٰ سمجھا اور کثرت مریدین کو ابتاع فلاح سمجھا ہے۔ور ھبانیۃ ابتدعو ھا۔ کسی کو مجال نہیں کہ ان "اکابر" اور "مشائخ" کو خلاف سنت کرتے دیکھ کر رد کرے ورنہ وہ بے باک اور عاق و ملعون ہو گا۔ اتخذوا احبار ھم و رھبانھم اربابا من دو ن اللہ . وا ن کثیرا من الاحبار والرھبان لیأکلو ن اموال الناس بالباطل و یصدون عن سبیل اللہ۔

ایک اور جماعت نے گوشہ نشینوں کی تعریف کر کے اپنے آپ کو پیش رو بنایا ہے۔انہوں نے مداہنوں پر رُعب ڈال کر اپنے لئے القاب عالیہ صدر،امیر اور ناظم وغیرہ تجویز کئے ہیں اور مشائخ اور پیران سوء کے ترجمان اور حکار فساق کے دربان بن کر ہاتھوں میں قیادت سنبھالی ہے۔اور ہر مجلس شرک وبدعت کے داعی یا مدعو اور قائد ہیں۔ خلاف سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ محافل منعقد کرنے میں یہ بانی ہوتے ہیں اور علماء حقہ دیوبند رحمہم اللہ وغیرہم کے فتوؤں کے خلاف چل کر بھی یہ لوگ دیوبندی اور علماء حق ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ہر قسم کے شرک پر فتوے مثلاً وظیفہ یا شیخ عبد القادر، استمداد باہل قبور، یا رسول اللہ، غائبانہ پکار کرنا، نداء لغیر اللہ تعالیٰ وغیرہ ان کے دفتر سے جاری ہوتے ہیں۔

مجالس، عرس، میلاد، محرم اور ربیع الاول کی رسومات اور حیلہ اسقاط ان کا ذریعہ معاش ہیں۔ سجدہ قبور، طواف قبور، بوسہ، قبروں پر گنبد بنانے اور افعال شرکیہ کو دیکھ کر یہ خوش ہیں، خنداں ہیں۔ گیارھویں، چالیسواں، مردہ کے ساتھ توشہ اور اہل میت کے ہاں طعام ان کی دعوتیں ہیں۔ اس جماعت کا رد کرنا اپنے خلاف پیران ضلالت و علماء سوء کا فتویٰ کفر والحاد لینا ہے اور حکام اور بادشاہ وقت سے وارنٹ بغاوت اپنے نام جاری کرانا ہے۔ الغرض شرک اور بدعات جو اُن پیران ضلالت اور علماء سوء نے پھیلائے ہیں، کوئی نہیں جو ان کا رد کر سکے۔

اشاعة التوحيد والسنة

قال الله سبحانه: انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون ٥

و فى الحديث: لا يزال طائفة من امتى ظاهرين على الحق لا يضرهم من خذلهم حتىٰ يأتى امر الله وهم غالبون۔

رد منکر اور اشاعۃ التوحید والسنۃ کے لئے خداوند کریم جل جلالہ ہر عصر میں چند ایسے افراد پیدا کرتے رہتے ہیں جو قسم قسم کے ابتلاء اور مصائب سے گزر کر بھی اپنا فریضہ ادا کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ:

فلولا كان من القرون من قبلكم اولوا بقية ينهون عن الفساد فى الارض الا قليلا ممن انجينا منهم ۔ (هود : ۱۱۶)

ترک یاراں ترکِ دولت ترکِ سر　　در مقام عشق اول منزلست

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فتویٰ پر کلام

مولانا کا فتویٰ قولہ : "پنج پیری قرآن کریم میں تحریف کرتے ہیں"۔

الجواب : میرے دوست کئی دفعہ مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ وہ آیت بتلادیں جس میں ہم نے تحریف کی ہے۔ مگر مولانا صاحب ایک آیت بھی نہیں دکھلا سکے اور ہماری کتابوں میں کوئی مقام نہ بتلا سکے کہ یہ تحریف اور غلط ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا صاحب نے مبتدعین کے افتراء اور بہتان سن کر یہ فتویٰ دیا ہے اور بغیر تحقیق وتصدیق کے حکم صادر فرمایا ہے۔ یاایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسقٌ بنباءٍ فتبینوا پر عمل نہ کرتے ہوئے عجلت کی اور وکفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع کا لحاظ نہ رکھا۔ علماء پر اکثر یہ بھوت سوار ہے کہ جو کچھ سنا اس کو سچ جانا۔ اگر کسی طالب علم نے کہا کہ حضرت! آپ کو صراحۃً ذق انک انت العزیز الکریم یا ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیأ کلون اموال الناس بالباطل کا مصداق بنایا گیا ہے تو فوراً اپنے لئے خطرہ سمجھا۔ مثل مشہور ہے کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ مگر مولانا صاحب کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ محرفین تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے حکم الٰہی کو توڑ کر کتمانِ حق کیا اور بدعات ومنکرات کو دیکھتے ہوئے ساکت ہو گئے تاکہ یہ لوگ ابتلاء ومصیبت میں نہ پھنس جائیں یا ان کے جاہ وعزت پر دھبہ نہ لگے یا چندہ اور آمدنی میں نقصان نہ ہو۔

وقال تعالیٰ: فبما نقضھم میثاقھم لعنھم و جعلنا قلوبھم قٰسیۃ ج یحرفون الکلم عن مواضعہ لا ونسوا حظاً مما ذکروا بہ ج ولاتزال تطلع علٰی خائنۃ منھم الا قلیلا منھم (مائدہ : ۱۳)

اور جنہوں نے حصول مال کیلئے مختلف حیل بنائے ہیں اور دین وعبادت کو ذریعہ حصول مال: لیشتروا بہ ثمناً قلیلاً فویل لھم مما کتبت اید یھم وویل لھم مما یکسبون ٥

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

بعض ان موجودہ بدعات عرس، میلاد اور حیلہ اسقاط وغیرہ کو بدعات سمجھتے ہوئے بھی ساکت ہوگئے ہیں۔وان کثیرا منهم ليكتمون الحق و هم يعلمون .

و يكره الشرب من فضة

و يسرق الفضة ا ن نا لها

اور یہ حیلے بنا کر اپنے آپ کو مصرف زکوٰۃ واسقاط بنایا ہے۔ حضرت ابن مبارکؒ نے ایک حیلہ کا حال سُن کر احدثو ا الحيل فی الاسلام فمن كا ن امربهذا فهو كا فر کہا۔ ایسے لوگ محرفین کتاب ودین نہیں؟ اگر تحریف سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ دین کو بگاڑتے ہیں اور نذرونیاز وغیرہ کھاتے ہیں، انکو مصداق الآيات الواردة فی حق امثالہم نہ بنایا جائے تو پھر جوآیتیں عند نزول القرآن الكريم كحدقذ ف فی ر ماة ام المو منين عائشہ رضی اللہ عنہا وحكم الظهار فی سلمة بن صخر و آية اللعان فی حق هلال بن اُمية وغیرہ بھی دوسروں پر صادق کرنا اوران کو مصداق بنانا تحریف ہوگی۔

محرفین تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کو ذریعہ معاش بنایا ہے اور طاعت وعبادت کو فروخت کرتے ہیں۔ کوئی آذان کہہ کر نقد لیتا ہے، حالانکہ حدیث ہے:

اتخذ مؤ ذنا لا يأ خذ على اذانه اجراً (مستدرک ۱/۱۹۹)و رواه الخمسة و هكذااخرجه ابن حبان عن عثمان بن العاص ۔

ابن عمرؓ نے اس شخص کو مبغوض جانا تھا جس نے اذان پر اجرت لی تھی۔

ابن ابی شیبہ نے ضحاک سے روایت کی ہے: انه كره ان ياخذ المو ذن على اذانه جعلا۔ ایسا ہی اور کتب حدیث میں ہے جیساکہ مسند اما م احمد، اسحاق بن راهويه فی مسنده، ابن ابی شيبه فی مصنفه،كذا عبدالرزاق فی المصنف و عبدبن حميد فی المسند وا بو يعلى الموصلی والبزار و الطبرانی فی المعجم وابن عدی فی الكا مل والدارمی والتر مذی والبيهقی فی شعب الايما ن و ابوداؤد

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فی سننه وابن بطال عن ابی هريرةؓ والزيلعی فی نصب الراية (۴/۱۳۵)۔

و فی المبسوط للسرخسی: كل طاعة يختص بها المسلم فالاستيجار عليها باطل (۱۶/۳۷) و (۴/۱۵۸) و هكذا فی المدخل (۲/۳۰۰) لا بن امير الحاج المتوفی ۷۳۷ھ وقال: اهانة العلم اخذ الاجرة عليه (۱/۱۱۵) وقال: الصلوٰة خلف من ياخذ الاجر اما مكروه او حرام.

مگر آج کل یہی پیشہ ور متاکلین بالدین پیشوا اور بزرگ و مقتدا ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ المتوفی ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ نے مکتوب سی و سیوم دفتر اول میں فرمایا ہے:

علماء سوء کہ بہ محبت دنیا گرفتار اند و علم را وسیلہ حصول دنیا ساختہ الیٰ ان قال: اما علم شان در حق ذات ایشان نافع نیامد۔ ثم قال علیحہ نزد خدائے عزوجل عزیز است و اشرف موجودات آں را وسیلہ دنیائے دنیہ از مال و جاہ و ریاست ساختہ اند و حال آنکہ دنیا نزد حق تعالیٰ ذلیل و خوار است و بدترین مخلوقات۔ پس عزیز خدا را عزوجل خوار ساختن و ذلیل او سبحانہ را عزت دادن بغایت مستقبح است و فی الحقیقۃ معارضہ است بحق سبحانہ و تعالیٰ۔ و تدریس و افتاو قتی نافع آید کہ خالصاً لوجہ اللہ سبحانہ باشد و از شائبہ حب جاہ و ریاست و حصول مال و رفعت خالی باشد و علامت این خلو زہد در دنیا است و بے رغبت بودنست از دنیا و ما فیہا۔ علمائے کہ بایں بلا مبتلا اند و بہ محبت ایں دنیہ گرفتار، علماء دنیا اند، ایشانند علماء سوء و شرار مردم و لصوص دین۔

و قال: دریں زمان ہر سستی و مداہنتے کہ در امور شرعیہ واقع شدہ است و ہر فتویٰ کہ در ترویج ملت و دین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومی علمائے سوء است و فساد نیات ایشاں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

حضرت امام قدس سرہ العزیز نے علماء سوء کو چوروں سے تشبیہ دی ہے۔ جس طرح چور گھر میں آبادی کی غرض سے نہیں آتا بلکہ لوٹنے کی غرض سے، اسی طرح یہ علماء ہیں جو عوام کے اموال حیلوں اور بہانوں سے اپنے لئے جائز رکھتے ہیں۔ وقالوا لیس علینا فی الامیین سبیل۔ یہود بھی کہہ رہے تھے کہ ہمارے لئے اہل عرب کے مال حلال ہیں، ویسا ہی یہ علماء سوء بھی کہتے ہیں کہ ہم پر زکوٰۃ، اسقاط، فطرہ سب حلال ہیں خواہ ہم غنی ہی کیوں نہ ہوں۔

دنیا کے کمانے کا طریقہ زراعت، تجارت اور صنعت وملازمت تھا نہ کہ دین بیچنا۔ قال الامام السید عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ:

یامن یبیع الدین بالتبن دین کو بھوسہ پر بیچنے والا۔ کیا خوب فرمایا ہے۔

قال عبداللہ بن المبارک:

یا جاعل العلم لہ بازیا * یصطاد اموال المساکین
لا تبع الدین بدنیا کما * یفعل ضلال الرھابین
احتلت للدنیا و لذاتھا * بحیلۃ تذھب بالدین
فصرت مجنوناً بھا بعد ما * کنت دواء للمجانین
این روایاتک فیما مضی * عن ابن عون وابن سیرین
این روایاتک فی سردھا * فی ترک ابواب السلاطین
ان قلت اکرھت فذا باطل * زل حمار العلم فی الطین

کمافی کتاب روضۃ العقلاء لابن حبان: ۲۳، صفوۃ الصفوہ لابن جوزی ۴/ ۱۱۶ وتہذیب التہذیب للحافظ ابن حجر ۱/ ۲۷۷، ۲۷۸۔

وفی کتاب العقلاء ۲۳:

غدوا یطلبون العلم فی کل بلدۃ * شبابا فلما حصلوہ حشروا

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

و صح لهم اسناده و اصوله * وصارو شیوخا ضیعوه واد بروا

ومالوا علی الدنیا فهم یحلبونها * با خلافها مفتوحها لا یصرر

فیا علماء السوء این عقولکم * واین الحدیث المسند المتخیر!

اگر علماء کا منظور نظر حصول دنیا نہ ہوتا تو آج یہ کیوں شرک و بدعت کو پھیلاتے، پیران ضلالت نے شرک کو ذریعہ معاش اور علماء سوء نے بدعت کو ذریعہ بنایا ہے۔ اصل محرفین یہ لوگ ہیں۔

مولانا صاحب کے فتویٰ میں چند اشیاء یہ ہیں ☆ محرفین ☆ ان سے ترجمہ نہ کرانا ☆ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا ☆ توسل بذوات فاضلہ ☆ دُعا میں الفاظ بحرمت فلان ☆ اولیاء کرام کو غوث کہنا ☆ فعل خود و فعل آباء کرام کو دلیل شرعی بنانا، ☆ سفر الی زیارۃ القبور عورتوں کے لئے ☆ دورہ اسقاط جائز ☆ قرآن کریم اوپر رکھ کر دور کرنا ☆ جنازہ میں بیٹھنا دور اسقاط کے لئے ☆ دُعاء بعد السنّت بہ ہیئت الاجتماع سنت و مستحب ☆ فرضوں کے بعد دیر نہ کرنا۔

کچھ تو ہمارے متعلق الزامات ہیں: ہمیں محرفین فرمایا۔ کیونکہ جو لوگ دین کو بگاڑتے ہیں ہم نے ان کو ظاہر کر دیا اور ہمارا جرم یہ بھی ہے کہ قرآن مجید ہر ایک کو سکھاتے ہیں، توسل بالذوات سے بھی منکر ہیں اور جو الفاظ منقول من الشارع نہیں ہیں، ان کا پڑھنا ثواب بھی نہیں سمجھتے۔ ایسا ہی دعا بعد السنّت بہ ہیئت الاجتماع کو سنت و مستحب نہیں سمجھتے۔

یہ فتویٰ کوئی نیا نہیں اور نہ ہمارے ملک میں یہ کوئی تازہ فتویٰ ہے۔ البتہ یہ تھوڑا ہے اور چند اجزاء اُس فتوے کے ہیں جو ۱۲۴۴ھ، ۱۲۶۵ھ اور ۱۲۸۱ھ میں حضرت الامام المجاہد سید احمد شہیدؒ والامام محمد اسماعیل الشہیدؒ کے متعلق جاری ہوا تھا۔ جب آپ اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ۱۲۴۱ھ میں اس ملک میں تشریف لائے، آپ کے خلاف اس وقت بیس رسائل اور کئی فتوے جھوٹ اور بہتان سے لکھے گئے:

(۱) رسالہ محمد حسن حافظ دراز (۲) رسالہ فی حیوۃ النبیؐ محمد عابد سندھی (۳) رسالہ گلزار

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ہدایت صبغۃ اللہ (۴) رسالہ تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغوی مولوی فضل حق خیر آبادی (۵) رسالہ حجۃ العمل مولوی محمد موسیٰ (۶) سلاح المومنین فی قطع الخارجین سید لطف الحق (۷) رسالہ تحفۃ المسکین مولوی عبداللہ (۸) رسالہ رسم الخیرات مولوی خلیل (۹) رسالہ تحلیل ما احل اللہ فی تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ مولوی خلیل (۱۰) سبیل النجاح مولوی تراب علی (۱۱) رسالہ سفینۃ النجات مولوی محمد اسلمی (۱۲) رسالہ نظام الاسلام مولوی محمد وجیہ (۱۳) رسالہ تنبیہ الضالین سید عبداللہ (۱۴) رسالہ قوۃ الایمان کرامت علی (۱۵) رسالہ احقاق الحق بدر الدین (۱۶) رسالہ خیر الزاد خیر الدین (۱۷) رسالہ نعیم الانتباہ محمد معلم (۱۸) رسالہ دفع البہتان محمد یونس (۱۹) رسالہ ہدایت المسلمین محمد حسین (۲۰) ہدیۃ الاحمدیہ۔

ان میں سے اکثر کتابوں کو نصرۃ الابدیہ میں جمع کیا ہے۔

ان کتابوں اور رسالوں میں کوئی دلیل سوائے جھوٹ اور بہتان کے کچھ نہیں اور حضرت شاہ صاحب و سید صاحب کو جابجا گالیاں دی ہیں۔ الغرض ان علماء سوء نے اتواصو بہ بل ھم قوم طاغون کی وصیت بجالا کر اپنے پیشرو جیسے ولتسمعن من الذین او توالکتاب من قبلکم و من الذین اشرکوا اذی کثیراً کے فتوے اور سب و شتم سے اہل حق کو نوازا تھا اور وہ فریضہ ولئن تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور ادا کر کے شاد و خرم اپنے رب سے جا ملے۔

حضرت شاہ شہیدؒ اور سید صاحبؒ کو جن فتووں سے نوازا ہے ملاحظہ فرمائیں:

”فساد دوم این گروہ ہمیں ظاہر و باہر گردید کہ قرآن شریف را بمردمان جاہلان بہ ترجمہ ہندی می آموختند وایشان را مولویان میساختند“ (ہدیہ احمدیہ: ۸)۔

یعنی سب سے بڑا فساد شاہ صاحبؒ کا یہ تھا کہ عوام کو قرآن کریم پڑھاتے تھے اور ان کو مولوی باخبر بناتے تھے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

پھر صفحہ ۳۵ پر فتویٰ دیتے ہیں:

"چونکہ اکثر دولت مندان ہندوستان در محرم مولود شریف در یازدہم وغیرہ از ایامہائی خاص در فاتحہ اموات و ایام عرس شریف بزرگان ہزار ہا روپیہ در نیاز وغیرہ کارہائے نیک خرچ میکردند و بصدہا مشائخ و پیرزادگان و سادات و غریبان و مجاور و فقراء ازیں فیض می یافتند ایں مولویان (حضرت شاہ صاحب و رفقاء) عرس نیاز فاتحہ وغیرہ ودہم و چہلم و سالانہ را بدعت وحرام گفتن شروع کردند" انتہی۔

یہ دوسرا فتویٰ حضرت شاہ صاحبؒ پر لگایا کہ بدعات کو بدعات کیوں کہتے ہیں اور جس سے علماء سوء پیٹ بھریں اس کو کیوں بند کرتے ہیں؟ کیا جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد انہی بدعات کو ترویج دینے والی اور ان میں شرکت کرنے والی نہیں؟ جابجا پھرنے والے ہمارے خلاف جو چیختے ہیں، ان بدعات سے کمانے والے نہیں؟ ان کو کیا حق ہے کہ اپنے آپ کو اکابر دیوبند رحمھم اللہ سے منسوب کریں جبکہ ان بدعات کو اکابر دیوبند نے سخت تاکید سے منع کیا ہے جیسا کہ عرس، میلاد، دورہ اسقاط، دعاء بعد السنت بہ ہیئت اجتماعی، سوئم، چہلم اور برسی وغیرہ۔

حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور امام المجاہدین حضرت شاہ شہیدؒ کو ان بدعات کے رد کرنے میں اس وقت کے علماء سوء کی طرف سے جو خطابات ملے ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

شاہ صاحبؒ و سید صاحبؒ کو جابجا ملعون کہا گیا ہے دیکھیں صفحہ ۱۱۔

صفحہ ۱۵ پر ہے: اسماعیل ملعون دہلوی۔

پھر صفحہ ۵۱ پر ہے: اسماعیل خبیث دہلوی۔

صفحہ ۵۲ و صفحہ ۱۶۲ پر لکھتے ہیں: سید احمد ملعون منکر نداء پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم۔

صفحہ ۵۵ پر فتویٰ ہے: سید مذکور وہابی کافر بے مذہب است۔

صفحہ ۱۲۰ پر فتویٰ ہے: این ملعون بے ایمان و بے پیر و شیطان وحیوان لا یعلم از خواندن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

قرآن صم وبکم است۔

صفحہ ۱۹۴ پر ہے: معتقدین ایشان از دائرہ اسلام بیرون اند۔ پھر ۲۷ الزامات کے جھوٹ و بہتان کا حامل فتویٰ دیا ہے۔

۱۲۸۱ھ میں یہ فتویٰ مبتدعین نے کتابی شکل میں طبع کرایا۔ اس میں حضرت شاہ صاحبؒ، سید صاحبؒ اور حضرت سید امیر صاحبؒ رکن شوریٰ مجاہدین پر الزامات و بہتان کا انبار ہے جس کا نام برہان السنین علیٰ عقائد المضلین ہے۔ اس کے صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں: ان سید امیر بن محمد سعید مرید سید احمد و اسماعیل الوھابین و اخذ ھذا الاعتقاد منھما ساکن کوٹھا لما کمل فی کفرہ و تزندقہ۔

صفحہ ۲۷ پر بہتان کا حامل فتویٰ: ان سید امیر قال ان جبرائیل یمشی فی سککنا کہ جبرائیلؑ ہماری گلیوں میں پھرتا ہے۔

صفحہ ۳۰ پر دو شاہد ایک مرغز کا اور دوسرا بام خیل کا، لائے جو شہادت دینے لگے کہ سید امیر مذکورؒ نے کہا ہے کہ ہر عالم حسن خلق لائق نبوت ہے۔ پھر جابجا شاہدان زور لاکر فتوے دیئے ہیں۔

صفحہ ۵۴ پر بہتان پر مبنی فتویٰ ہے کہ انہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ سید امیر رسول اللہ بنایا ہے۔

فتویٰ خامسہ شاہدان زور لاکر بیان کرنے لگے: ان سید امیر المذکور قال بان لواطۃ الصبیان مباحؒ۔

صفحہ ۲۲ پر ویسے ہی بارہ فتاویٰ زور اور بہتان کے بناکر ۱۶ صفحات کا محضر بنایا ہے اور آخر میں مختلف علماء سوء کا فتویٰ کفر وزندقہ ہے۔ جس میں ☆ ملا ڈاگئی ☆ ملا زیدہ ☆ ملا تورڈھیر ☆ ملا ہنڈ ☆ ملا بام خیل ☆ ملا شاہ منصور وغیرہ کے فتوے ہیں۔ آج بھی اپنے آباءو اسلاف کے اسی بہتان و فتویٰ زور و افتراء کو یہ فروخ المبتدعین دہراتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

باوجودیکہ ہر مناظرہ میں شکست کھاتے اور روسیاہ ہو کر لوٹتے ہیں، پھر بھی جھوٹ اور دروغ پھیلاتے ہیں۔

کانهم ورثوا الزور والبهتان والکذب والافتراء اباً عن جد فحاذوا حذوهم وقفوا اثرهم انا وجدنا علیه اباءنا۔

اگر ہماری مخالفت یہ ذریت من بعدہم خلق سلاح اللئام قبیح الکلام کرتے ہیں تو کیا گلہ، مگر مولانا صاحب کا ان کے ساتھ ملنا افسوس ناک ہے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل

بحث حیلہ اسقاط

قولہ: حیلہ اسقاط میں نے کیا ہے الخ۔

قال النبی ﷺ: لا تر تکبوا ما ارتکبت الیھود حتیٰ تستحلوا محارم اللہ بادنی الحیل۔

حیلہ اسقاط میں بندہ کا مستقل رسالہ "النشاط عن حیلۃ الاسقاط" ہے جو کئی دفعہ طبع ہو چکا ہے۔

اس حیلہ پر مولانا صاحب نے صرف اپنا فعل اور اپنے آباء کا فعل دلیل میں پیش کیا ہے۔ کیا یہ بھی شرعی دلائل میں سے کوئی دلیل ہے؟ اول تو حیلہ کے معنی ہی اہل لغت نے مکرو فریب کے لکھے ہیں، تو کیا یہ مکرو فریب اللہ تعالیٰ کے ساتھ یا میت کے ساتھ جائز ہے؟

دویم: فدیہ دینے کے لئے یہ ہیئت شارع علیہ السلام سے منقول نہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ دین میں جیسے اصل حکم منقول عن الشارع ہوتا ہے ویسے ہی اس کے لئے ہیئت بھی شارع بتلاتا ہے۔ صلوٰۃ اور وضو شریعت نے بتلائے تو پیغمبر خدا ﷺ نے ان ہر دو کی کیفیت بھی بتلائی ہے۔ کیا عمر بھر پیغمبر ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کیفیت سے یہ عمل کیا تھا؟ اور جو حکم یا کیفیت شارع علیہ السلام سے منقول نہیں وہ بدعت ہے: ام لھم شر کاء شرعوا لھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ۔ پیغمبر ﷺ کے زمانے میں سینکڑوں قرض دار مرتے تھے تو آپ ﷺ نے کیوں یہ حیلہ نہیں کرایا۔

اب ہم حیلہ بازوں سے چند سوالات کرتے ہیں۔

حیلہ باز ہمیں جواب دیویں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

حیلہ بازوں سے چند سوالات

① یہ حیلہ مستحسن ہے یا بدعت؟ اگر مستحسن ہے تو رسول ﷺ و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کیوں نہ کیا؟

② اس حیلہ کو مستحسن بنانا کیا اپنی طرف سے دین بنانا نہیں؟ من استحسن بدعة فقد شرع قاله الامام الشافعیؒ۔

③ یہ حیلہ پیغمبر خدا ﷺ کو معلوم تھا یا نہیں؟ اگر معلوم تھا تو کیوں نہیں کیا، اگر معلوم نہیں تھا تو کیا آپ پر وحی اتری ہے؟

4) اس کامل دین میں یہ کمی رہ گئی تھی تو کیا دین اس سے پہلے ناقص تھا جواب کامل ہو گیا ہے؟

⑤ جب رسول اللہ ﷺ نے حیلہ نہیں کیا تو فائدہ پیغمبر علیہ السلام کی اتباع میں ہے یا خلاف میں؟

قال الامام غزالی ۵۰۵ھ : ولازم الاقتداء بالصحابة واقتصر علی اتباع السنة فالسلامة فی الاتباع (احیاء العلوم ۱/۳۱)۔

قال الشیخ ابن عبدالسلام ۶۶۰ھ :الخیر کله فی الطاعات و الشر کله فی المخالفات ولذلك جاء القرآن بالحث علی الطاعات دقها وجلها قلیلها وکثیرها جلیلها وحقیرها ۔انتھی (قواعد الاحکام : ۱۷)۔

⑥ مسنون طریقہ جو منقول ہے، وہ ترک حیلہ ہے۔ پیغمبر ﷺ اور صحابہؓ و اہل خیر القرون نے نہیں کیا اور اتباع پیغمبر خدا ﷺ جس طرح فعل (کرنے) میں ہے، اسی طرح عدم فعل میں (نہ کرنے میں) بھی لازم ہے۔ پس حیلہ باز ترک سنت کے مرتکب ہیں اور تارک السنت ملعون ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: ستة لعنهم الله (ومنهم) التارك لسنتی، اخرجه الحاکم فی المستدرک (۴/۹۰)۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

قال صاحب الهداية في الزيادة على اربع في نوافل النهار مكروه لانه عليه الصلوة والسلام لم يزد على هذا۔ یہاں بطور دلیل "عدم نقل" کو لائے۔

وقال الشیخ عبدالحق الدہلوی: واتباع ہمچناں کہ در فعل واجب است در ترک نیز می باید پس آنکہ مواظبت نماید بر فعل آنچہ شارع نکردہ باشد مبتدع بود کذا قال المحدثون۔ انتہی (۳۶/۱)۔

وقال في السعاية: وقد تقرر في موضعه ان مالا دليل عليه مردود ولا يجوز التقليد فيه (۲/ ۲۶۵)۔

وقال القسطلاني: تركه سنة في حقنا يعني ان ما تركه يسن لنا تركه (۷/ ۳۳۵)۔

وقال في المدخل: الزيادة على فعله بدعة (۳/ ۳۸۰)۔ واقله كراهة۔

وفي الشامي: فعدم فعله يدل على الكراهة (۱/ ۸۷۷)۔

اسی طرح واقعات مولوی علی الحسامی، فتح القدیر اور فتاوی حدثیہ وغیرہ میں ہے۔

(۷) اگر کوئی چیز حیلہ سے جائز اور ناجائز ہوسکتی ہے تو اصحاب السبت جنہوں نے حیلہ بنایا تھا، کیوں ملعون قردۃ خاسئین ہوگئے۔

(8) ہمارے ملک میں اس حیلہ کو ایسا ہی لازم سمجھ رکھا ہے جیسا کہ تجہیز اور کفن اور دفن کو اور اس کا نام ہے التزام مالا یلزم جو شرعاً ممنوع ہے۔

(۹) اگر محتالین اس کو مباح کہیں تو اس پر اصرار کرنا بدعت ہے۔

(۱۰) یہ حیلہ خداع اور ٹھگی و دھوکہ ہے جو فقیروں کو تھوڑا تھوڑا دیا جاتا ہے۔

(۱۱) اس حیلہ میں ایک دفعہ بخشش کرنے والا پھر ہاتھ بڑھا کر لے لیتا ہے، جس کو حدیث میں کتے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے الراجع في الهبة كالكلب يعود في قيئه۔

کئی سال سے مبتدعین کے ساتھ ہمارے مناظرے ہو رہے ہیں مگر آج تک مبتدعین نے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اس کے اثبات پر کوئی دلیل پیش نہیں کی اور ہر جگہ خوار و ذلیل ہو کر سوائے بہتان اور جھوٹ کے کچھ نہ بنا سکے، صرف پراپیگنڈہ ہے کہ ہم جیت گئے۔ کیا ان کی کتب سے ایک دلیل بھی کوئی پیش کر سکتا ہے؟ بلکہ ان کی کتابیں نرے جھوٹ اور افتراء سے بھری ہوئی ہیں۔

قالوا انه خالفت اقوال شيوخه * و لم ميالوا الخلف للفرقان

ما فيه قال الله و قال رسوله * بل فيه قلنا مثل قول فلان

اس حیلہ کو جائز بتلانے والے اپنے اس پیشرو کے تابعدار ہیں جسے آج سے سوا سو سال قبل حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اجتماع میں رد کیا تھا۔ دو ہزار علماء اور اتنے ہی ان کے تلامذہ اور خوانین ضلع مردان و ضلع پشاور و علاقہ غیر پر مشتمل یہ اجتماع یکم شعبان ۱۲۴۴ھ مطابق ۶ فروری ۱۸۲۹ء کو بروز جمعہ منعقد ہوا تھا۔ اس میں حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے افتتاحی خطاب کے بعد مولانا شہیدؒ نے ان مراسم ذمیمہ کا نقشہ پیش کیا جو بارہ دفعات پر مشتمل تھا اور اس میں نمبر ۲ پر اسقاط کا ذکر ہے جو بعینہ نقل کیا جاتا ہے:

② "جب کوئی شخص فوت ہو جاتا تو اس کے گناہوں کا کفارہ یوں ادا کیا جاتا کہ مُلاؤں کی جماعت بیٹھ جاتی، قرآن شریف کا ایک نسخہ اور کچھ رقم دست بدست پھرائی جاتی اور آخر میں دونوں چیزیں پوری جماعت کے حوالہ کر دی جاتیں، اس عمل کو سرحد کی اصطلاح میں اسقاط کہتے تھے یعنی متوفی کے گناہوں کے ختم کرنے کا عمل"۔

(سید احمد شہیدؒ ۲/۵۶ از غلام رسول مہر)

حضرت شاہ شہیدؒ نے اس کو مراسم مذمومہ میں ذکر کر کے علماء کے سامنے رد کیا، جس کی پاداش میں چند دن بعد علماء سوء نے آپ کے رفقاء پر فتویٰ لگا کر جگہ جگہ انہیں قتل کرایا اور جب چند خوانین نے بغاوت کی اور حضرت سید صاحبؒ نے ان کو بلایا تو وہ کہنے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

لگے : حضرت! ہم پختون (پٹھان) ہیں، کاروبار ریاست کار کھتے ہیں اور یہ مشورہ ملاؤں نے مل کر کیا ہے، یہ لوگ ہمارے یہاں اسقاط اور خیرات کے کھانے والوں میں ہیں۔

(سید احمد شہیدؒ ۲/۹۳ از غلام رسول مہر)

جب حضرت مولانا شہیدؒ اور مولانا خیر الدین شیر کوٹیؒ پنجتار سے روانہ ہو کر گڑھی امان زئی اور لونڈ خوڑ گئے تو مولانا شیر کوٹیؒ کی وہاں کے حافظ پشم کے ساتھ جو فقہ واصول میں ماہر تھا، ایک روز تفریحاً گفتگوئے ذیل ہو گئی تھی :

☆ مولانا صاحب : حافظ صاحب! افغانوں میں جو اسقاط رائج ہے یعنی نماز کا فدیہ، اسکی بنیاد کیا ہے ؟

☆ حافظ صاحب : قیاس!

☆ مولانا صاحب : مقیس علیہ کیا ہے ؟

☆ حافظ صاحب : مسئلہ شیخ فانی درباب فدیہ صوم!

☆ مولانا صاحب : یہ قیاس مع الفارق ہے اس لئے کہ دونوں کا حکم یکساں نہیں، قیاس کی تعریف شرع کی رو سے حمل النظیر علی النظیر ہے۔ اسقاط اس پر ٹھیک نہیں اترتا اسلئے کہ مسئلہ صوم مسائل صلوٰۃ سے الگ ہے۔ نماز میں قصر ہے روزے میں قصر نہیں بلکہ قضاء ہے۔ حائض و نفساء کو نماز تو معاف ہے مگر روزہ معاف نہیں۔

☆ حافظ صاحب : خیر آپ اسے صدقہ سمجھ لیں جو بہر حال مُردے کے لئے مفید ہے۔

☆ مولانا صاحب : مجھے اسقاط پر اعتراض ہے صدقے پر نہیں، صدقہ میں حساب کی حاجت نہیں۔

☆ حافظ صاحب : اس میں قباحت کیا ہے ؟

☆ مولانا صاحب : اسقاط کی خرابیاں یہ ہیں :

اول : یہ اصول اربعہ سے باہر ہے، اس لحاظ سے بدعت ہے۔

دوم : بعض مقامات پر اموال موتی کے وارث یتیم ہوں گے، آپ لوگوں نے رواجاً لازم

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

قرار دے لیا ہے اور اسکا ترک بعض کے نزدیک مثل ترک فرائض ہے۔ یتامی کے مال میں بدون وصیت تعرض ہوگا اور استعمال بے جا۔ اس لحاظ سے ان الذین یاکلون اموال الیتمیٰ ظلماً انما یاکلون فی بطونھم ناراً کا مورد ہوگا۔

سوم: جب رکعتوں پر صدقہ مقرر ہوگیا تو آپ کو حق حاصل نہ ہوگا کہ تارک الصلوٰۃ پر احتساب جاری کریں۔ اس طرح یہ قاعدہ مسقط صلوٰۃ ہوگا۔

اس مسئلہ کے بیان کرنے کے بعد علماء سوء نے ایک محضر تیار کیا جو سلطان محمد خان نے ملاقات کے وقت سید صاحبؒ کو پیش کیا اور اس پر بہت سی مہریں ثبت تھیں۔ اس محضر میں خوانین سمہ سے خطاب تھا۔ مضمون یہ تھا کہ سید صاحبؒ چند عالموں کو اپنے ساتھ ملا کر تھوڑی سی جماعت کے ہمراہ افغانستان گئے ہیں، وہ بظاہر جہاد فی سبیل اللہ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن یہ ان کا فریب ہے۔ وہ ہمارے اور تمہارے مذہب کے مخالف ہیں۔ انہوں نے ایک نیا دین نکالا ہے، کسی ولی یا بزرگ کو نہیں مانتے اور سب کو برا کہتے ہیں۔ انگریزوں نے انہیں تمہارے ملک کا حال معلوم کرنے کی غرض سے جاسوس بنا کر بھیجا ہے، انکی باتوں میں نہ آنا۔ عجب نہیں کہ تمہارا ملک چھنوا دیں۔ جس طرح بھی ہو سکے ان کو تباہ کرو۔ اگر اس باب میں غفلت اور سستی برتو گے تو پچھتاؤ گے اور ندامت کے سوا کچھ نہ پاؤ گے۔

سلطان محمد خان نے حضرت سید صاحبؒ کو تاکید فرمادی کہ یہ کسی کو نہ دکھا دیں۔ اس محضر میں سات الزامات تھے:

سید صاحبؒ اور آپ کے رفقاءؒ الحاد و زندقہ میں مبتلا ہیں۔ انکا کوئی مذہب و مسلک نہیں ہے، نفسانیت کے پیرو ہیں اور لذات جسمانی کے جویا، غیرہ وغیرہ۔

کیا اس محضر اور افتاء کے بنانے والے موجودہ مبتدعین کے آباء و اجداد نہ تھے اور انہوں نے فتویٰ کفر و زندقہ و قتل کا نہیں دیا تھا؟ آج بھی ان کی ذریت ذریات، د

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

کنا ذ ویتا من بعد هم ، سوائے سب وشتم وافتراء کے اور کیا کر سکتے ہیں ، ہر جگہ سوائے شور وشر کے اور کیا کر سکتے ہیں ؟

وجراجع و قراقع ما تحتها * الا السراب لوارد ظمان

سیما اذا قرئ الحدیث علیهم * وتلوت شاهده من القرآن

فهناك بین الناز عات وكورت * تلك الوجوه كثيرة الالوان

ولهم موقف عند الله و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

مسئلہ کو طول دے کر میں نے پچھلی صدی کے واقعات مختصرا دکھلائے ہیں ، جن کی تفصیل میں نے اپنی کتاب "الا بتلاء والمحنة فی اشاعة التوحید والسنة علی العلماء واتباع السنة فی بلاد الا فاغنة" میں بیان کی ہے تاکہ آج بھی اتباع السنہ اسے کوئی نیا ابتلاء نہ سمجھیں ۔

والحق منصور و ممتحن فلا * تعجب فهذا سنة الرحمن

وبذاك تظهر حزبه من حزبه * ولاجل ذاك الناس طائفتان

لا تخش من كيد العدو ومكرهم * فقتالهم بالكذب والبهتان

فجنود اتباع الرسول ملائك * وجنودهم فعساكر الشيطان

لاتخش كثرتهم فهم همج الورى * وذبابه اتخاف من ذبان

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل

جائزہ دلائل بر حیلہ

الحاصل یہ حیلہ بدعت ہے اور محدث فی الدین ہے۔ وکل محدثة بدعة وقوله علیه السلام: من احدث فی امر نا هذا ما لیس منه فهو ردٌ۔ مبتدعین اسکو منقول عن عمل خیر القرون ثابت کریں۔ آج تک تو ثابت نہ کر سکے سوائے افتراءات واختراعات کے کہ کبھی فتاویٰ سمرقندی پیش کرتے ہیں جس میں ایک موضوع مخترع روایت ہے جسکی سند کذب وافتراء سے بنالی گئی ہے اور وہ سند بھی منقطع ہے۔ مبتدعین کے تفوہ کے ہم نے تحقیقی جولات النشاط میں دیئے ہیں۔
اسقاط اور فدیہ کی یہ ہیئت شارع علیہ السلام سے منقول نہیں اور نہ خیر القرون سے۔ عدم نقل دلیل کراہت کی ہے اور صحابہ کرامؓ نے ہیئت محدثہ پر بدعت کا اطلاق کیا ہے، جیسا کہ ہیئت خاصہ سے وہ ذکر جس پر حضرت ابن مسعودؓ نے رد کیا ہے۔ سنن دارمی: ۳۸، کتاب البدع والنهی عنها: ۱۰، کتاب الباعث لابی شامہ: ۸، فتاویٰ شامی: ۵/۳۵۰، تم البیان: ۳۷ والبحر الرائق، کذا فی النفائس المرغوبة: ۳۵۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا رد کرنا ہیئت محدثہ لصلوٰۃ الضحیٰ پر: بخاری ۱/۲۳۸ وقال العلامۃ العینی: والاجتماع لها بدعة (۵/۷)۔

اسی طرح ہیئت محدثہ کو صاحب مدخل نے بدعت قرار دیا ہے (۳/۲۸۰)۔
اگر کوئی ملا یا کتاب اس ہیئت کو مستحسن کہے تو اس پر دلیل شرعی پیش کرنا لازم ہے اور بغیر دلیل شرعی کے دین میں کوئی بات کہتا تو اپنی طرف سے دین بناتا ہے جو حرام قطعی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

قل انما حرم ربی الفواحش ما ظهر منها وما بطن و الاثم والبغی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بغیرالحق وان تشرکوا باللہ مالم ینزل بہ سلطاناً وان تقولوا علی اللہ مالا تعلمون ○ (الاعراف: ۳۳)۔

وقال اللہ تعالیٰ: ولاتقف مالیس لک بہ علم" (بنی اسرائیل :۳۶)۔

وقال امامنا الاعظم": لا یحل لاحدٍ ان یاخذ بقولنا مالم یعرف ماخذہ من الکتاب والسنۃ واجماع الامۃ والقیاس (النافع الکبیر :۱۰۱، الجواہر المضیہ :۱/۵۲، الفوائد البھیہ :۱۲، مجموعہ رسائل ابن عابدین :۱/۲۸،۳۱،۱۳۵)۔

کذا الامام الغزالی فی مواقع الانوار (۱/۱۶۰)۔

فصل

حقیقت حیلہ

پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ حیلہ کے معنی لغت میں مکر و فریب اور دغا کے ہیں تو حیلہ کرنے والے یخادعون اللہ ہوئے یا یخدعون المیت، ومن یخادع اللہ یخدعہ.

قال اللہ تعالیٰ: و ما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون ○

حضرت ابن مبارک متوفی ۱۸۱ھ کا قول بھی ذکر کیا گیا:

احدثوا الحیل فی الاسلام فمن کان امر بھذا فھو کافر۔

حضرت عبداللہ بن شریک قاضی کوفہ سے جب کتاب الحیل کا ذکر کیا گیا تو فرمایا: من یخادع اللہ یخدعہ۔

حضرت حفص بن غیاث التوفی ۹۴ھ نے فرمایا: کتاب الحیل پر کتاب الفجور نام لکھ دو۔ یزید بن ہارون الامام التوفی ۲۰۶ھ نے کہا: لقد افتیٰ اصحاب الحیل لوافتیٰ بہ الیھود کان قبیحاً کہ حیلہ تراشوں نے یہودیوں کو مات کر دیا۔

ایوب سختیانی متوفی ۱۳۱ھ نے کہا: یخادعون اللہ کانما یخادعون الصبیان ۔ یہ لوگ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

خدا کو اس طرح دھوکہ دینا چاہتے ہیں جیسے بچوں کو فریب دے کر بہلاتے ہیں۔ یعنی مثلاً خداوند کریم نے میت پر تو ہزار روپیہ فدیہ بتایا ہے اور یہ حیلہ باز سو روپے کے صرف پھرانے سے ہزار روپے پورے کرتے ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان من افتیٰ بھذہ الحیل فقد قلب الاسلام ظھور البطن و نقض عریٰ الاسلام عروۃً عروۃً۔

اگر حیلہ سے کسی چیز کا جواز ہو سکتا تو اصحاب السبت قردۃ و خنازیر نہ ہوتے۔

اسقاط زکوٰۃ کا حیلہ جو مخدوم الملک نے ایجاد کیا تھا کیا وہ بھی جائز ہو گا؟ یہ حیلہ یہود و نصاریٰ کے ہاں بھی موجود نہیں البتہ ہندوؤں کے ہاں ہے جس کو وہ "کریا کرم" کہتے ہیں کہ جب مردہ مر جائے تو اس مُردے کے نام پر کھانا، پوشاک، پلنگ، توشک، لحاف، زیور، باس، چھتری، گھوڑا وغیرہ اسباب عمدہ بموجب اپنے مقدور کے مہابر ہمن (بڑے پنڈت) کو دیتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ اس کو پہنچتا ہے اور اس دن میں اور بھی بہت سا بکھیرا کرتے ہیں اور مہابر ہمن وہ بر ہمن ہیں کہ مردوں کے نام کا صدقہ انکو دیتے ہیں (تحفۃ الہند) آگے چل کر تحفۃ الہند میں لکھا ہے: لیکن جو کسی مُردے یا معبود کے نام سنکلپ کر کے دیا جائے تو وہ سوائے بر ہمن کے اور کسی کے لئے لینا اور کھانا درست نہیں جانتے۔ اگرچہ بر ہمن مالدار اور دوسری قوم کے لوگ محتاج ہوں، اور برہمنوں کے بڑوں نے اپنی اولاد کی گزران کی خوب تدبیر کر دی ہے کہ شاستر میں لکھ دیا ہے کہ سنکلپ (نام مذہب و طریقہ ہنود) کیا ہوا مال سوائے برہمن کے کوئی نہ لیوے۔ انتہیٰ (تحفۃ الہند: ۸۰)۔

انصاف سے غور کریں کہ کیا فدیہ اسقاط سوائے مُلا صاحب کے کوئی اور لے سکتا ہے؟ البتہ مالدار اور موٹے ملاجی کو پانچ روپے اور غریب طالب علم کو آنہ، اور مقصد شارع تو دالی فقرا انھم ہے۔ اب بتاؤ تحریف کس نے کی؟

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

کیا فدیہ فطر عید الفطر کے روز کسی غریب طالب علم یا غریب محلّہ دار کا حق ہے یا کسی اور کا؟ ایسا ہی عشر و زکوٰۃ، مجلد قرآن اور علوم دینیہ کے نام پر چندے کرا کر بینکوں میں انباروں کے انبار پڑے ہیں مگر ایک لائق مدرس کو اس کی قوت لایموت بھی پوری نہیں ملتی۔ طالب علم کے نام پر چندے جمع کئے جاتے ہیں لیکن اس کے لئے کپڑے، صابن اور دوائی نہیں ہوتی۔

طلبہ دین اور علماء ربانیین ان محتالین کے جور و ستم سے نالاں و پریشان ہیں لیکن ایسا کوئی بھی نہیں جو ان سے حساب لے، یا انکے خلاف اُف بھی کر سکے۔ شارع علیہ السلام کے مقصد :یوخذ من اغنیا ئھم ویرد الی فقرائھم کو الٹ پلٹ کر کے یجمع فی البینک و یزین بھا بیو تھم و یز خرف بھا دور ھم بنادیا۔

مہتممین کی پوشاک اور انکی اولاد کی بہترین خوراک (الا ماشاء اللہ چند نفر) کو دیکھ کر محافل کسریٰ و قیصر بھول جاتی ہیں۔ کا نھم ھم المتا کلون بالدین اور پھر سب اسی میں مل کر کتمان حق پر تلے ہوئے ہیں اور ہر ایک دوسرے سے اغماض برت رہا اور چشم پوشی کر رہا ہے۔

کیا قرطبہ اور بخارا میں علماء نہ تھے جو آج وہاں سے اسلام ختم ہو گیا اور وہاں کوئی بھی مسلمان باقی نہیں۔ کیا اندلس کے ائمہ وہاں سے چلے گئے تھے جو آج وہاں سب کے سب عیسائی لوگ آباد ہیں اور جامع مسجد قرطبہ گرجا بنی ہے؟ نہیں، بلکہ جب پچھلے لوگوں نے نھی عن المنکر کو چھوڑا اور تعیش میں ڈوب گئے تو انکے خاندان کو اسلام نے خیر باد کہہ دیا۔ بخاری میں علماء متاخرین کے تفریعات میں لگنے سے جب نئے نئے مکرو تلبیس و حیل پیدا ہو گئے تو قرآن اور سنت وہاں سے چل بسا، تو پھر مہلت کیا تھی فوراً ان پر مصیبت لادینیت و تسلط اعداء کفار چھا گیا و اذً لا یلبثون خلافك الا قلیلاً۔

ایسے ہی جب مبتدعین نے ۱۲۴۵ھ میں حضرت سید احمد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اسماعیل شہیدؒ کو فتویٰ کفر وزندقہ لگا کر یہاں سے نکالا تو ان پر سکھ آپڑے اور ظلم و تعدی کے دست دراز کر کے مال و دولت لوٹ لیا اور عصمت وآبروئے خاندان بھی نہ رہی۔

قدزال عرف و بدا منکر * یا ناعی الاسلام اقم وانعه

حیلہ کے متعلق علماء کے فتاویٰ

دین اتباع ہے رسول کریم علیہ کا اور ابتداع نہیں ہے۔ دین قرآن و سنت کا نام ہے جو خیر القرون میں تھا اور سلف صالحین سے منقول ہے۔ ہر ایک چیز کیلئے وزن اور ناپ ہوتا ہے، دین کا وزن اور ناپ قرآن و سنت سے ہوتا ہے نہ کہ مولویوں اور مشائخ کے عمل سے۔ بلکہ مشائخ تولے جاتے ہیں قرآن و سنت پر۔ عرف الرجال بالحق لا الحق بالرجال۔

حیلہ اسقاط کے ثبوت میں قرآن و سنت یا عمل خیر القرون سے کوئی نقل نہیں اور حیلہ کے بدعت ہونے پر دلیل احداث اور عدم نقل ہے۔

نیز اس کے بدعت ہونے پر دلیل علماء ربانیین کے فتوے اور اقوال بھی ہیں، جو ہمارے لئے تائید ہیں۔ اقوال اکابر علماء تائید دعویٰ کر سکتے ہیں اثبات نہیں کر سکتے۔ مبتدعین صرف اقوال پیش کر سکتے ہیں جن سے اثبات اسقاط نہیں ہوتا۔

شیخ المشائخ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۲۳ھ فرماتے ہیں:

باقی رہا یہ اسقاط مروجہ محض لغو اور بیہودہ حیلہ ہے اور اس کا خیر القرون میں کچھ اثر نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (رشید احمد گنگوہی غفر لہ)۔

فتاویٰ دار العلوم دیو بند

سوال: میت کے ساتھ قرآن شریف کا لے جانا اور اس کا چند آدمیوں کے مابین پھیرنا اور اس کے عوض سوا روپیہ ملا کو دینا اور اس کا نام اسقاط رکھنا جیسا کہ زمانہ حال میں عام مروج ہے شرعاً جائز ہے یا نہ، چونکہ اس مسئلہ کے متعلق عوام الناس میں سخت نزاع اور

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

جھگڑا پڑا ہوا ہے، بعض مُلا جو جواز کے قائل ہیں ابتغو ا الیہ الوسیلۃ پیش کر کے وسیلہ للمیت کا جواز ثابت کرتے ہیں۔ لہٰذا مہربانی فرما کر اس مسئلہ کے جواز یا عدم جواز کے متعلق پورا پورا ثبوت عطا فرمایا جاوے اور معنیٰ آیت شریف بھی بحسب روایت مفسرین محققین واضح کر دیا جاوے تاکہ بعد از اظہار حق نزاع و جھگڑا رفع ہو۔ بینو او توجروا۔

الجواب: ہر حیلہ اسقاط ناجائز ہے۔ فقط حررہ گل محمد شاہ۔

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ کا فتویٰ

جواب صحیح ہے اور حیلہ اسقاط مروجہ زمانہ بلاشبہ بدعت ہے۔ اولاً اس لیے کہ اگر یہ کوئی کار خیر ہوتا تو نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ اس کے لیے زیادہ احق تھے کہ ان کی شفقت عام مومنین کے ساتھ بہت بڑھی ہوئی تھی مگر باوجود اس کے ایسے لوگوں کے ساتھ جن کے ذمہ نماز روزہ وغیرہ قضا واجب تھے، ان حضرات نے یہ تجویز نہیں فرمایا۔ علاوہ ازیں بعض فقہاء نے جو کہیں اسکی اجازت دی ہے تو وہ اس وقت ہے جبکہ اتفاقاً کسی آدمی کے لئے ضرورت پڑ جائے اور فساد عقیدہ عوام نہ ہو اور رسم بدعت نہ پڑ جائے ورنہ جب منکرات پر مشتمل ہو جائے تو پھر اس کا ترک کرنا بالاتفاق ضروری ہو جاتا ہے صرح الشامی وغیرہ۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں طرح طرح کے منکرات اس میں پیدا ہو گئے ہیں اولاً تملیک فقراء اس طرح کی جاتی ہے کہ اس سے تملیک ہی متحقق نہیں ہوتی۔ ثانیاً اس رسم کے پڑ جانے سے عوام دلیر ہو جاتے ہیں کہ نماز روزہ سب حیلہ اسقاط کے ذریعہ ساقط ہو جائیں گے، ثالثاً لوگوں نے اس کا ایسا التزام کر لیا ہے کہ اس کو ایک عمل اعمال تجہیز و تکفین میں سے سمجھتے ہیں جو یقیناً بدعت ہے۔ فقط واللہ اعلم۔ کتبہ الاحقر محمد شفیع غفرلہ

(فتاویٰ دارالعلوم مفتی محمد شفیع صاحب ۲/۱۷۰)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

سوال ۱۴۲۲: قدیم سے طریقہ اسقاط اس طرح جاری ہے کہ چند سیر گندم اور کچھ نقدی اس کے ہمراہ لے کر اور ایک قرآن شریف دینے سے قبل دینے والے سے یہ اقرار کر لیتے ہیں کہ تم ہم کو ایک لاکھ من گندم دو، دینے والا کہتا ہے ہم نے دیا۔ اس کے بعد دیتے وقت یہ الفاظ کہہ کر دیا جاتا ہے فلاں میت مرحومہ کے ذمہ جو کچھ حقوق اللہ تعالیٰ کے ہیں اس کے بدلہ اور معاوضہ میں یہ قرآن شریف جو لاقیمت ہے تم کو دیتے ہیں تم نے قبول کیا، لینے والا اقبال کرتا ہے، یہ صورت اسقاط کی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: یہ طریقہ مروجہ اسقاط کا خلاف شرع ہے اور درست نہیں ہے۔ حکم شرعی اس بارہ میں یہ ہے کہ اگر میت نے مال چھوڑا ہے اور وصیت کی ہے کہ میری نماز روزہ وغیرہ کا فدیہ دیا جائے تو مال متروکہ سے پورا پورا فدیہ دینا وارثوں کو واجب ہے اور اگر میت نے مال نہیں چھوڑا یا وصیت نہیں کی تو وارثوں کے ذمہ فدیہ دینا لازم نہیں ہے، اگر وہ دیویں تو بہتر ہے اور احسان ہے اور اداء فدیہ ہے۔ پس اگر وارثوں سے ہو سکے تو فدیہ دیویں ورنہ ایسے حیلوں کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

کتبہ بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند مذکور ۱/ ۳۴۳۔۳۴۴)

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ کا فتویٰ

مفتی صاحب نے " دلیل الخیرات فی ترک المنکرات " میں اس رسم اسقاط کو بدعت کہہ کر اکابرین کے فتوے جمع کیے ہیں جو اس مسئلہ میں کافی شافی ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی صاحب مرحومؒ کا فتویٰ

حضرت اقدس حکیم الامت جناب مولانا مولوی حافظ اشرف علی تھانویؒ:

بعد الحمد والصلوٰۃ احقر اشرف علی نے ان رسالوں یعنی دلیل الخیرات و خیر الصلوٰۃ کو دیکھا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ماشاء اللہ بالکل کافی وشافی ہیں۔ خصوصاً مسئلہ اسقاط کی تفصیل بہت ہی پسندیدہ معلوم ہوئی فجز اہ اللہ تعالیٰ مؤلفهما ونفع بهما المسلمين۔ پس خدائے تعالیٰ ان رسالوں کے مؤلف کو جزائے خیر دے اور ہر مسلمان کو ان رسالوں سے نفع پہنچاوے۔

۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ۔

یہ ہیں ہمارے مشائخ کرامؒ (شعر):

او لئك آبای فجئنی بمثلهم * اذا جمعتنا يا جرير المجامع

یہ حضرات حضرت مولانا نصیر الدین صاحب کے مشائخ ہیں۔ اگر استاد کی مخالفت کرنے سے انسان عاق ہو جاتا ہے تو مولانا صاحب اپنے شیخ المشائخ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلاف فتویٰ دے کر خود ہی ملزم ہو گئے۔

اہل انصاف اور اہل حق سے امید ہے کہ وہ خود انصاف کریں گے، مبتدعین سے تو امید ہی نہیں۔ ختم اللہ علیٰ قلوبھم سے رشد و فلاح کی توفیق باقی نہیں رہتی۔ کیا ہمارے گذشتہ دلائل، جو ہم نے تورڈھیر اور اوسئی (مردان) کے مناظروں میں پیش کئے، کا کوئی جواب مخالفین سے بن سکا؟ ان مناظروں میں وہ جواز کی دلیل پیش نہ کر سکے اور باوجود ثبوت نہ ہونے کے ان میں سے کچھ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے رسم اسقاط ثابت کر دکھائی۔ مردان میں ڈپٹی کمشنر صاحب کے دستخط بھی ہو گئے مگر بایں ہمہ ہر منکر ان سے آج بھی کوئی دلیل اثبات مانگے اگر وہ پیش کر سکیں تو ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔ ہاں جھوٹ اور افتراء پھیلانا ہمارا کام نہیں۔

"توثيق الكلام في ردحيلة الاسقاط المروجة فيما بين الانام"

جس میں فتاویٰ مفتیان پاکستان و علماء مدینہ منورہ ہیں، میں سب نے اس حیلہ کو بدعت قرار دیا ہے۔ مولانا نصیر الدین صاحب کا خود اپنا فتویٰ اس میں ہے، نہ معلوم مولانا کو اب کسی نے دھوکہ دیا، یا وہ خود لغزش کھا گئے۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

مولانا کے فتویٰ کے بعد بعض علماء حق جو آپ کے مرید تھے، حسب فیصلہ امام ربانی آپ سے بیعت فسخ کر گئے۔

بعض نے رد شائع کرنا بھی چاہا جو میرے جواب سے رہ گئے اور بعض بہ مجبوری امید ہائے وابستہ رزق رہ گئے۔ میرے دل میں مولانا کا احترام تو ضرور ہے مگر ان کے خلاف سنت فتویٰ کو قبول کرنا دین کے خلاف سمجھتا ہوں اور اس کار دنہ کرنے سے اپنے آپ کو ساکتین وکاتمین حق سے سمجھوں گا۔ بلکہ ہر مخالف سنت کے خلاف کرنا، خواہ کوئی ہو راہ نجات سمجھتا ہوں۔

لأُجاهدنَّ عداك ما ابقيتني * ولاجعلنَّ قتالهم ديدانِ

اور اپنے خلاف فتویٰ و بہتان وافتراء کو سعادت سمجھتا ہوں بشرطیکہ استقامت علی السنّت نصیب ہو۔ قال اویس القرنی: واللہ انا لنامرهم بالمعروف وننهاهم عن المنكر فيتخذوننا اعداءً ويجدون علیٰ ذلك من الفساق اعواناً حتیٰ واللہ لقدر مونی با لعظائم وایم اللہ لایمنعنی ذلك ان اقوم للہ بالحق (طبقات کبریٰ لابن سعد: ۱۶۵/۶، صفوۃ الصفوۃ: ۲۸/۳) کہ ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں تو ہم کو دشمن بنا لیتے ہیں اور فساق کو دوست بنا کر ہمارے خلاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ہمارے خلاف بڑے گھناؤنے بہتان تراشے لیکن بخدا ہم بیان حق سے باز نہیں آئیں گے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل

بحث دعا

مولانا صاحب نے پانچویں سوال کے جواب میں جو فتویٰ دیا ہے وہ کچھ تو ہمارے خلاف ہے اور کچھ مبتدعین کے خلاف۔ دعا بعد الصلوۃ المکتوبۃ ہمارے نزدیک ثابت ہے مگر مبتدعین کے نزدیک مکروہ ہے جیساکہ انہوں نے کئی بار ہمارے خلاف یہ فتویٰ شائع کیا ہے کہ دعا بعد الفریضہ مکروہ ہے۔ گذشتہ سال ۲۳ اپریل ۱۹۶۵ء کو مقام زیدہ میں جو مبتدعین کا اجتماع ہوا تھا اور پھر ایک اشتہار انہوں نے شائع کیا تھا کہ دعا بعد الفریضہ مکروہ ہے اور اس پر مُلاصاحب کوکا شاہ منصور اور دوسرا جو اپنے آپکو صدر جمیعۃ علماء سرحد (گلباز شاہ) بتلاتا ہے، وغیرہ کے دستخط تھے، ایسا ہی مبتدعین نے اس دعا بعد الفریضہ کی کراہت پر کئی رسالے چھپوائے ہیں۔

اس لحاظ سے مولانا کا یہ فتویٰ مبتدعین کا رد ہے۔

مولانا صاحب نے فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ دُعا بعد السنّت بہیئۃ الاجتماع مستحب اور اولیٰ ہے۔ میں بھی سنتوں کے بعد جمع کے ساتھ اور میرے بڑے اور میرے اساتذہ بھی کرتے تھے۔ سنتوں کے بعد دُعا ایسا ہے جیسا فرضوں کے بعد دعا کرنا۔

یہ الفاظ مبتدعین کے ان فتوؤں کا رد ہیں جن میں وہ اس کی کراہت کے قائل ہیں۔ کیا مبتدعین اس پر عمل کریں گے؟

دُعا کی بحث چند مضامین پر مشتمل ہے:

☆ دعا بعد الفریضہ ☆ دعا بعد السنّت انفرادی صورت میں

☆ دُعا بعد السنّت بہ ہیئت اجتماعی

☆ مکث بالا وراد بعد الفریضہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل

دعا بعد الفریضہ اور اس کی مقدار

دعا بعد الفریضہ ثابت اور مسنون ہے اور اس میں الفاظ ماثورہ مختلف ہیں خواہ مصلی سب کو پڑھے یا بعض پڑھے۔

الاحادیث فی ذالک:

مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم دہلوی نے اپنے رسالہ "النفائس المرغوبہ" میں اس پر کئی احادیث جمع کی ہیں۔

☆عن ابی امامة قال قیل یا رسول اللہ ﷺ: ای الدعاء اسمع؟ قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوات المکتوبة۔ اخرجه الترمذی۔

☆و اخرجه النسائی عن ابی امامةؓ و صححه ابن حبان قال قال رسول اللہ ﷺ: من قرء آیة الکرسی دبر کل صلوٰة مکتوبة لم یمنعه دخول الجنة الا الموت، و زاد الطبرانی: و قل هو اللہ احد و الحدیث ایضاً فی منتقی الاخبار و رواه ابن السنی.

☆حدیث زید بن ارقمؓ قال کان رسول اللہ ﷺ یقول دبر کل صلوٰة: اللهم ربنا ورب کل شیئ انا شهید انک انت الرب وحدک لاشریک لک اللهم ربنا و رب کل شئی انا شهید ان محمد ﷺ عبدک و رسولک اللهم ربنا ورب کل شیئ انا شهید ان العباد کلهم اخوة اللهم ربنا ورب کل شیئ اجعلنی مخلصالک واهلی فی کل ساعة من الدنیا والاخرة یا ذاالجلال والاکرام اسمع و استجب اللہ اکبر الاکبر اللهم نور السموات والارض اللہ اکبر الاکبر حسبی اللہ و نعم الوکیل اللہ اکبر الاکبر۔ اخرجه ابوداؤد والنسائی وفی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

اسناد ہ داؤد الطفاوی، قال ابن معین : لیس بشیء ،راوہ ابن السنی: ۴۰۔

☆حدیث علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا سلم من الصلوۃ قال: اللھم اغفرلی ما قدمت وما اخرت و ما اسررت و ما اعلنت وما اسرفت و ما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت ۔ اخرجه ابوداؤدو مسلم و الترمذی وابن حبان۔

☆وعن ابی هریرة: من سبح اللّٰه دبر کل صلوۃ ثلاثاً و ثلاثین وحمد اللہ ثلاثاً و ثلاثین وکبر اللہ ثلاثا وثلاثین ثم قال تمام المائة لا اله الا اللہ وحده لا شریك له له الملك وله الحمد و هو علی کل شیءٍ قدیر غفرت خطایاه وان کان مثل زبد البحر. رواه النسائی و مسلم و ابو داؤد و ابوعوانه۔

☆وعن کعب بن عجرةؓ قال: معقبات لا یخیب قائلهن او فاعلهن ثلاثٍ وثلاثین تسبیحة و ثلاث و ثلاثین تحمیدة واربعٍ و ثلاثین تکبیرة فی دبر کل صلوٰة، و فی روایةٍ :کل صلوٰة مکتوبة.اخرجه ابوعوانه فی مسنده: ۲۴۷ و مسلم والترمذی والنسائی۔

☆حدیث ثوبانؓ قال: کان رسول اللہ ﷺ اذا اراد ان ینصرف من صلوٰة استغفر ثلاث مرات ثم یقول اللھم انت السلام و منك السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام ۔ رواه ابو عوانه۔

☆حدیث مغیرہ بن شعبةؓ : کان ﷺ اذا قضی صلوته قال: لا اله الا اللہ وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیءٍ قدیر . اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد . رواه ابو عوانه و لفظ البخاری فی کتاب الصلوٰة فی دبر کل صلوٰة مکتوبة . رواهُ البخاری و ابو داؤد و النسائی والبزار والطبرانی وابن السنی : ۴۰،

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔
كلهم عن المغيرة الا البزار فرواه عن جابرؓ وابن عباسؓ وكذا الطبرانی عنهما كذافی شرح القاری لحصن حصین .

☆حديث عبدالله بن الزبيرؓ : يهلل فی دبر كل صلوٰة يقول لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شیء قدير ولا حول ولا قوة الا بالله لا اله الا الله ولا نعبد الا اياه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن ولو كره المشركون ، ثم يقول عبدالله بن الزبير: كان رسول الله ﷺ يهلل بها دبر كل صلوٰة، وفی رواية: وهو يخطب على هذا المنبر وهو يقول: كان رسول الله ﷺ يقول كذا. رواه ابو عوانه فی المسند (۲/۲۲۵)۔

☆ حديث عقبة بن عامرؓ :امرنی رسول الله ﷺ ان اقرأ المعوذات دبر كل صلوٰة ۔ رواه الترمذی وابوداوٗد والنسائی وابن حبان والحاكم وابن السنی:۴۲۔

☆حديث البراءؓ : ان رسول الله ﷺ كان يقول بعد الصلوٰة :رب قنی عذابك يوم تبعث عبادك. رواه ابوعوانه ومسلم واصحاب الكتب الاربعة وفی رواية: تجمع عبادك ۔

☆ حديث معاذ بن جبلؓ :اللهم اعنی على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك رواه ابوداوٗد والنسائی وابن حبان والحاكم وابن السنی :۴۱ ۔

☆حديث سعدؓ اللهم انی اعوذ بك من الجبن واعوذ بك ان ارد الیٰ ارذل العمر واعوذبك من عذاب القبر . رواه البخاری والترمذی والنسائی ۔

☆ حديث ابی سعيد :ان النبی ﷺ كان اذا صلیٰ وفرغ من صلوٰة يمسح بيمينه على رأسه يقول: بسم الله لا اله الا هو الرحمن الرحيم اللهم اذهب

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

عنی الهم والحزن. اخرجه ابو بکر بن ابی شیبه والطبرانی کمافی نیل الاوطار۔

☆حدیث انس رض: قال ما صلی رسول الله ﷺ بنا الاقال حین اقبل علینا بو جهه: اللهم انی اعوذ بك من کل عمل یخزینی و اعوذبك من کل صاحب یر دینی و اعو ذبك من عمل یلهینی واعوذ بك من کل فقر ینسینی و اعوذبك من کل غنی یطغینی. ر واه البزار و ابو یعلیٰ کذ افی السعایه و عند ابن السنی: ۴۲ عنه: اللهم اجعل خیر عمر ی آخره و خیر عملی خا تمه و اجعل خیر ایا می یو م التناد۔

☆ جعفر بن محمد الصادق رح: اخرجه الطبرانی من روایة جعفربن محمد الصادق رح قال: الد عاء بعد المکتو بة افضل من الدعاء بعد النا فلة کفضل المکتوبة علی النا فلة انتهیٰ. کذافی السعا یه ۲/۲۵۸ و فتح الملہم ۲/۱۷۵۔

☆حدیث ابی بکر ة رض: اللهم انی اعوذ بك من الکفر والفقر و عذا ب القبر، کا ن النبی ﷺ یدعو بهن د بر کل صلوٰة. اخر جه احمد والتر مذی والنسا ئی و صححه الحا کم انتهیٰ. فتح المہلہم ۲/۱۷۵ و هکذا عن عبا دة ابن صا مت و جا بر بن عبدالله و ابی اما مة و غیر هم عند ابن السنی.

یہ اذکار عام فرضوں کے بعد ثابت ہیں اور خصوصاً مغرب اور فجر کے بعد جیسا کہ امام احمد اور نسائی نے روایت کیے ہیں:

من قال قبل ان ینصرف منهما: لا الٰه الاالله وحده لاشریك له له الملك و له الحمد و هو علیٰ کل شیءٍ قدیر عشر مراتٍ کتب له عشر حسنات ومحی عنه عشر سیئات و کا ن یومه فی حرزٍ من الشیطن. رواه ابوداؤد.

صحیح ابن حبان میں ہے: اللهم اجر نی من النار سبع مرات۔

صلوٰۃ الفجر کے بعد ترمذی کی روایت میں اور نسائی میں اور اذکار بھی وارد ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی روایات وارد ہیں کمارواہ ابن السنی عن معاذ بن جبل ؓ و عن ابن ابی برزہ الا سلمیؒ عن ابیہؓ۔

یہ کثرت سے روایات جوذکر کی گئی ہیں ان سب کا ہمارے مخالفین انکار کرتے ہیں بلکہ ان سے ثابت شدہ عمل کو مکروہ کہتے ہیں۔

مولانا صاحب کے اس فتویٰ میں ہے کہ فرضوں کے بعد مکث مکروہ ہے۔اس میں انہوں نے ان کثیر روایات کا لحاظ نہیں کیا، جبکہ اتنے اوراد بعد الفریضہ ثابت ہیں۔ملا علی قاریؒ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) نے حلوائی سے نقل کیا ہے: لاباس بان یقرء بین الفریضة والسنة الاوراد کوئی باک نہیں کہ فرضوں اور سنتوں کے درمیان اوراد پڑھے جائیں۔اور اس مکث بعد الفرض کے لئے تائید روایت ابورمثہ کی ہے جو ابوداؤد میں ہے کہ ایک آدمی جو ہمارے ساتھ تکبیر اولیٰ میں شریک ہوا تھا سلام پھیرنے کے بعد جلدی دوگانہ نماز کے لئے اٹھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑلیا اور کہا: اجلس فانه لم یهلك اهل الکتا ب الا انهم لم یکن لهم بین صلوٰتهم فصل فرفع النبی ﷺ بصره فقال اصاب الله بك یا ابن الخطاب۔

حضرت عمرؓ کے اسے بٹھلانے پر نبی علیه الصلوة والسلام نے تحسین فرمائی۔درمختار میں بھی حلوائی کا قول نقل کیا ہے: لا بأس بالفصل بالا وراد اور فتح القدیر میں ہے: والذی ثبت عنه ﷺ انه کان یؤخر السنة عنه من الا ذکار انتهیٰ۔

ایک شبہ اور اسکا ازالہ

شبہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں منقول ہے: کان رسول الله ﷺ اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللهم انت السلا م الخ۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ زیادہ مکث مکروہ ہے۔

جواب: اس میں ایک اندازہ دکھلایا ہے یہ مراد نہیں کہ صرف اسی قدر تشریف فرماتے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

تھے اور یہ مقدار تقریبی اور تخمینی بتلائی گئی ہے جبکہ دیگر احادیث میں مختلف ادعیہ وارد ہیں جو آپ ﷺ نماز مکتوبہ کے بعد پڑھتے تھے۔

فقہاء کا یہ لکھنا کہ لمبی دُعائیں مکروہ ہیں، تو اس سے مراد ادعیہ غیر ماثورہ ہوں گی ورنہ ادعیہ منقولہ پڑھنے کو وہ کیسے مکروہ کہیں گے اور جن فقہاء نے مکروہ کہا ہے اس سے ان کی مراد مکروہ تنزیہی خلاف اولیٰ ہے۔ قال فی فتح القدیر قولھم یکرہ التاخیر الطویل للسنۃ عن الفرض مرادھم بھا الکراھۃ التنزیھیۃ التی مرجعھا الیٰ خلاف الاولیٰ انتھیٰ.

تحقیقی جواب

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے جو دعا: اللھم انت السلام الخ منقول ہے اس کی مختلف اسانید ہیں اور صرف ایک سند، جس میں مروان بن معاویہ ہے،: سے یہ الفاظ منقول ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ لایقعد بعد التسلیم الا قدر ما یقول اللھم الخ اور دیگر اسانید سے روایت میں یہ الفاظ نہیں بلکہ اس طرح ہیں:

قال ابوعوانہ فی مسندہ: حدثنا الصغانی وابو امیۃ قالا ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا شعبہ عن عاصم الاحول عن عبداللہ بن الحارث عن عائشۃ رضی اللہ عنہا: ان رسول اللہ ﷺ کان اذا سلم قال اللھم الخ ۲/۲۴۱ وھکذا عندا بن السنی ولیس فیہ لایقعد(۳۸)۔

الاسناد الأخر: حدثنا محمد بن اسحٰق السجزی قال ثنا الفریابی قال سفیان عن عاصم بن سلیمان عن عبداللہ بن الحارث ان النبی ﷺ کان یقول بعد ما یسلم اللھم انت السلام الخ(۲/۲۴۲)۔

ان روایتوں میں لفظ لا یقعد بعد التسلیم نہیں۔ غرض صرف ایک روایت، جو مروان بن معاویہ عن عاصم الاحول سے روایت کرتا ہے میں یہ لفظ ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

مروان بن معاویہ مقابل شعبہ وسفیان ہے تو ان کے مقابلے میں یہ زیادت کیسے قبول ہو گی ؟ جبکہ بعض محدثین نے اس پر کلام بھی کیا ہے۔ کان یلتقط الشیوخ من السکک گلیوں میں شیوخ سے لیتا تھا۔ انتھی تھذیب التھذیب (۱۰/۹۸)۔

فصل

دعاء بعد الفریضہ پر اقوال فقہاء

وفی شرعۃ الاسلام: ویغتنم الدعاء بعد المکتوبۃ فانہ مستجاب۔

شرعۃ الاسلام (۱) میں ہے کہ دعا بعد الفریضہ کو غنیمت سمجھے کیونکہ یہ مستجاب ہے۔

ھکذا فی المتانہ للعلامہ محمد جعفر البو لکالی من اصحاب القرون العاشر (۱۸۰، ۲۴۲)۔

اسی طرح عام کتب فقہ میں ہے جیسا کہ سعایہ (۲/۲۶۲)، فتح الملہم (۲/۱۷۵) اور نفائس مرغوبہ میں ذکر کیا ہے۔ حضرت امام الہند شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا: ان یأتی بھذہ الاذکار قبل الرواتب الخ۔ بہتر یہ ہے کہ اذکار قبل السنن المؤکدہ پڑھے جائیں۔

---

(۱) یہ کتاب فقہاء کے نزدیک غیر معتبر ہے، اس کا مصنف امام زادہ الجوغی المتوفی ۵۷۳ھ ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل

دُعا میں ہاتھ اٹھانا

بعض کو شبہ پڑتا ہے کہ ادعیہ بعدالصلوٰۃ میں ہاتھ اٹھانا بھی ثابت نہیں اور عدم نقل دلیل بدعت ہے۔

الجواب: حدیث دو قسم کی ہوتی ہے: ایک فعلی اور دوسری قولی۔ دُعا میں ہاتھ اٹھانے کے بارے میں قولی حدیثیں وارد ہیں:

قال السیوطی المتوفی (۹۱۱ ھ) فی التدریب: فمنہ ماتواترلفظہ کالامثلۃ السابقۃ ومنہ ما تواتر معناہ کاحادیث رفع الیدین فی الدعاء فقدروی عنہ ﷺ نحو مائۃ حدیث فیہ رفع یدیہ فی الدعاء وقد جمعتھا فی جزء۔
یعنی حدیث متواتر ایک تو ہے باعتبار لفظ کے جیسے گزشتہ امثال میں بتلایا گیا اور دوسری متواتر باعتبار معنی کے ہے جیساکہ دعا میں ہاتھ اٹھانا اور اس بارے میں تقریباً سو احادیث وارد ہیں جو میں نے ایک جز میں جمع کی ہیں انتہی (تدریب الراوی: ۱۹۱) اور تفصیل فتح الملہم (۲/ ۱۱۲) میں ہے۔
حصن حصین میں رفع یدین آداب دعا سے ذکر کیا گیا ہے بروایت عبداللہ بن عباسؓ کمافی ابی داوٗد والحاکم والامام احمد ورواہ الجماعۃ عن ابی حمید الساعدیؓ وانسؓ وغیرھما۔
اسی طرح دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا بھی احادیث میں وارد ہے کمافی ابی داوٗد والترمذی وابن ماجہ والحاکم وابن حبان من حدیث ابن عباسؓ مرفوعا: اذاسئلتم اللہ فاسئلوا ببطون اکفکم ولاتسألوہ بظھورھافاذافرغتم فامسحوابھاوجوھکم (حصن حصین: ۱۶) وفی الاحیاء: قال عمر رضی اللہ عنہ:

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

كان رسول الله ﷺ اذا مد يديه فی الدعاء لم یر دهما حتى يمسح وجهه قال العراقی: رواه الترمذی. وقال غريب، والحاكم فی المستدرك وسكت عليه، وقال ضعيف كذافی شرح الاحياء للزبيدی انتهٰى من فتح الملهم (۲/ ۱۷۵) و هكذا فی الطحطاوی (۱۸۴)۔

فصل

سابق میں ہم نے بیان کیا کہ محرفین کون ہیں اور اسقاط مروجہ کی کیا حقیقت ہے۔ علماء ربانیین وحضرت الامام الشہید و علماء دیوبند رحمہم اللہ سب اس کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ رہا مولانا کا یہ فتویٰ کہ ترجمہ ان سے نہ پڑھنا، یہی فتویٰ آج سے سو اصدی قبل حضرت شاہ صاحبؒ کے فسادات میں بیان کیا گیا تھا۔

اب مولانا صاحب کے اس یہ فتویٰ پر دعا بعد السنّت بہ ہیئت الاجتماع مستحب اور اولیٰ ہے، کلام ہے، جبکہ احادیث سے دعا بعد الفریضہ کا اثبات ہو چکا۔

مولانا صاحب نے دعا بعد السنّت بہ ہیئت اجتماعی کو مستحب فرمایا ہے۔ نفس دعا تو ماموربہ ہے اور اس پر آیات واحادیث وارد ہیں، جس سے کسی کو بھی انکار نہیں اور ہم اس کو مامور بہ اور عبادت سمجھتے ہیں۔ مگر عبادت کیلئے جدید ہیئت بنانا ہم بدعت سمجھتے ہیں جس پر سابقاً اقوال صحابہ کرامؓ و علماء ذکر کئے گئے۔ رسول کریم ﷺ نے کبھی مسجد میں بھی سنت مغرب ادا کی ہیں تو جمع کے ساتھ دعا بعد السنّت کیوں منقول نہیں اور اکثر آپ ﷺ سنت گھر میں پڑھتے تھے تو آپ ﷺ نے یہ دعا بعد السنّت کیوں چھوڑی جو مستحب ہے! سفر اور غزوات میں کیوں دعا بعد السنّت بہ ہیئت اجتماعی نہیں کی، اگر آپ ﷺ نے کی تو صحابہ کرامؓ نے اسے کیوں نقل نہیں کیا اور معاذاللہ سبحانہ کچھ دین چھپایا گیا؟

الحاصل بہ ہیئت اجتماعی دعا مانگنا کئی وجوہ سے بدعت ہے:

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

① عدم النقل عن النبی ﷺ اور یہ دلیل کراہت ہے کما فی فتح القدیر (۱/۳۹۰) والشامی (۱/۷۷۸، ۶۳۳)۔

② جب انفرادی شکل میں دعا بعد السنّت ثابت ہے تو ظاہر ہے کہ یہ ہیئت اجتماعی خلاف سنت ہوگا۔

قال الامام الربانی قدس سره العزیز: والبدعة اما رافعة للسنة او ساکتة عنها والساکتة لا بد وان تکون زائدة علی السنة فتکون ناسخة لها فی الحقیقة ایضاً. لان الزیادة علی النص نسخ له فالبدعة کیف ما کانت رافعة للسنة و نقیضة لها فلا خیر فیها ولاحسن فیها و لیت شعری من این حکموا بحسن البدعة المحدثة فی الدین الکامل والاسلام المرضی بعد اتمام النعمة و لم یعلموا ان الاحداث بعد الاکمال ولاتمام و حصول الرضاء بمعزل من الحسن فماذا بعد الحق الا الضلال. انتہی، مکتوب نوز دہم دفتر دویم.

غرض بدعت خواہ کسی طرح ہو، طریقہ مسنونہ کو زائل کرے گی۔ جب مسنون طریقہ الگ الگ دُعا کرنا تھا تو جمع کے ساتھ کرنے سے طریق مسنون چلا گیا۔

③ اس کو مستحب یا اولیٰ سمجھنا دین میں زیادت کرنا یا دین بنانا ہے جو خلاف قولہ تعالیٰ ام لم شرکاءُ شرعوا لهم من الدین مالم یاذن به اللہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنا کر دین بنانے لگے جو کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا تھا۔

④ تحدید، ہیئت للعبادۃ اور تعیین زمان و مکان حق شارع ہے۔ کسی کا یہ حق نہیں کہ عبادت کے لئے تحدید، ہیئت یا توقیت مقرر کرے۔

تحدید یعنی مقدار حد مقرر کرنا جیسا کہ وضو میں اعضاء کا تین مرتبہ دھونا، دو سجدے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ایک رکعت میں اور تعداد رکعات فرائض میں۔

اوقات مقرر کرنا جیسے اوقات خمسہ للصلوٰۃ، مہینہ رمضان شریف کا روزوں کے لئے، ذوالحجہ حج کے لئے اور پانچ یا چھ اوقات کراہت نماز کے لئے۔

تعیین مکان جیسا کعبہ طواف کے لئے، صفا و مروہ سعی کے لئے، عرفات و مزدلفہ وقوف للحاج کے لئے۔

تعین مصارف زکوٰۃ وصدقہ فطر وکفارات۔

تعین الفاظ اذکار کے لئے مثلاً اذان واقامت ورکوع وسجود کے لئے اور الفاظ تشہد الفاظ درود اور فاتحہ قراءت کے لئے۔ تعیین اذکار جہر واخفاء کے لئے اور تکبیر اور تلبیہ کے لئے۔

تخصیص افعال بالجمع جیسا جمعہ اور صلوٰۃ بالجماعۃ وجمع صلوٰۃ جنازہ وصلوٰۃ عیدین وصلوٰۃ التراویح۔

نبی علیہ السلام نے دین ہر طرح سے کامل چھوڑا ہے اور کہیں ذکر نہیں کہ اس میں دعا بعد السنّت بہ ہیئت اجتماعی بھی وارد ہے۔ کیا دین کو ادھورا اور ناقص سمجھ کر لوگوں نے کامل کردیا؟ معاذ اللہ.

خیر امور الدین ما کان سنۃ * وشر الامور المحدثات البدائع

قال الامام الربانی قدس سرہ العزیز: (ایں فقیر) ہیچ فرد بدعت را حسنہ نمی داند وجز ظلمت وکدورت دراں احساس می نماید (مکتوب: ۳۸)۔

وقال الامام المحقق الشاطبی فی الاعتصام: و منہا (ای البدع) التزام الکیفیات و الھیئات المعینۃ کالذکر بھیئۃ الاجتماع علی صوت واحد و اتخاذ یوم ولادۃ النبی ﷺ عیداً و ما یشبہ ذلک و منہا التزام العبادات المعینۃ فی

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

اوقات معینة الخ(۱/۲۰)۔

5 دعا عبادت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وقال ربکم ادعونی استجب لکم.

اخرج سعید بن منصور و ابن ابی شیبة و احمد وعبدبن حمید و البخاری فی الادب المفرد و ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم والطبرانی وابن حبان والحاکم وصححه وابن مردویه و ابو نعیم فی الحلیة والبیهقی فی شعب الایمان عن النعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ :الدعاء هو العبادة الخ ۔ الدر المنثور(۵/۳۵۵)۔

توعبادت کے لئے کوئی ہیئت شارع بنائے گا جیسا کہ نماز کے لئے جماعت اور انفرادی پڑھنا تو ایسا ہی دعا اگر جمع کے ساتھ منقول ہو تو جمع کے ساتھ ہوگی اور اگر انفرادی ہو تو انفرادی ہوگی۔اب جولوگ دعا بعد السنّت بہ ہیئت اجتماعی کے قائل ہیں ان پر بیان نقل ضروری ہے۔

6 دین میں کسی کا حکم حل اور حرمت میں ماننا اس کو خدا ماننا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربابا من دون الله (الآیة) اخرج ابن سعد و عبد بن حمید والترمذی وحسنه وابن المنذر وابن ابی حاتم والطبرانی وابو الشیخ وابن مردویه والبیهقی فی سننه عن عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اتیت النبی ﷺ و هو یقرء سورة براءة اتخذو احبارهم و رهبانهم اربابا من دون الله۔ فقال اما انهم لم یکونوا یعبدونهم و لکنهم کانوا اذا حلوا لهم شیئا استحلوه و اذا حرموا علیهم شیئاً حرموا۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے

تو جب بتایا ہے ... حلال سمجھیں اور اگر یہ حرام وبدعت کہیں تو اس کو حرام وبدعت سمجھیں: واخرج ابن ابی حاتم عن الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ قال: الاحبار العلماء و الرھبان العباد۔

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ احبار مولوی ہیں اور رہبان پیر ہیں

(الدر المنثور ۳/۲۳۱)۔

⑦ دعا بعد السنّت بہ ہیئت اجتماعی میں اکثر ائمہ مرتکب کراہت ہوتے ہیں کیونکہ وہ مصلی پر ہی جہاں انہوں نے فرض ادا کئے ہوں، باقی نوافل وسنت پڑھتے ہیں حالانکہ فقہاء کرام نے اسے مکروہ کہا ہے: وفی المتانہ: فاذا قام لا یتطوع فی مکانہ بل یتقدم او یتأخر او ینحرف یمینا او شمالاً او یذھب الی بیتہ فیتطوع ثمہ (۱۷۹)۔ یعنی جب فرضوں کے بعد کھڑا ہو تو وہاں نفل نہ پڑھے۔

درمختار میں ہے: و یکرہ للامام النفل فی مکانہ امام کے واسطے اپنی اسی جگہ پر نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

وفی المبسوط: ولایشتغل بالتطوع فی مکان الفریضۃ للحدیث المروی: ایعجز احدکم اذا صلی ان یتقدم او یتأخر لسبحتہ ای بنافلۃ ولانہ یفتتن بہ الداخل ای یظنہ فی الفریضۃ فیتقدی بہ ولکنہ یتحول الیٰ مکان آخر لیتطوع استکثاراً من شھودہ فان مکان المصلی یشھد لہ یوم القیامۃ والاولیٰ ان یتقدم المقتدی ویتأخر الامام لیکون حالھما فی التطوع خلافا لھما فی الفریضۃ فان کان الامام مع القوم فی المسجد فانی احب لھم ان یقوموا فی الصف انتھیٰ (۱/۳۹)۔

وقال ابن الھمام المتوفی (۸۶۱ھ): و لا یتطوع فی مکان الفریضۃ ولکن

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ینحرف یمنة اویسرة انتھیٰ (۱/۲۸۵)۔

دُعا بعد الفرض کے استحباب اور بعد السنت بہ ہیئت اجتماعی کی کراہت پر علماء ربانیین کے فتاویٰ

فخر العلماء حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی مرحوم نے اس مسئلہ پر رسالہ "النفائس المرغوبہ" لکھا ہے جس میں سو سے زائد علماء ہندوستان و عرب کے فتاویٰ ہیں اور سب نے بالاتفاق دونوں مسئلوں، دُعا بعد الفرض کے سنت ہونے اور بعد السنت بہ ہیئت اجتماعی کے بدعت ہونے پر، فتوے دیئے ہیں۔ یہ رسالہ حضرت مرحوم نے ۱۳۳۴ھ میں تحریر فرمایا اور ۱۳۲۹ھ میں جید برقی پریس دہلی میں طبع ہوا۔ ہم ذیل میں مختصراً اس رسالے میں سے چند علماء کرام کے فتاویٰ پیش کرتے ہیں:

علماء دہلی کی تصدیقات

مدرسین حضرات مدرسہ امینیہ و مدرسہ حسینیہ و مدرسہ فتح پوری، تحریرات و تصدیقات علمائے رنگون و مولمین و مانڈے:

ہم ارکان جمعیۃ العلماء رنگون نے رسالہ "النفائس المرغوبہ" دیکھا، حضرت مؤلف کا جواب نہایت صحیح و درست ہے۔ مضامین کی صداقت، دلائل کی متانت، عبارت کی سلاست قابل قدر اور اعلیٰ مرتبہ کی ہے۔ خداتعالیٰ مؤلف ممدوح کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ (النفائس: ۲۴)

پھر علماء نے کراہت دعا بعد السنّت بالاجتماع پر چند وجوہ ذکر کیے ہیں اور لکھا ہے:

بعد حمد و صلوٰۃ کے مجیب فاضل علامہ نے دلائل قطعیہ و براہین یقینیہ سے جو عدم ثبوت دعا و فاتحہ مروجہ محدثہ بعد سنن و نوافل بہ ہیئت اجتماعی کا بیان فرمایا وہ عین حق و

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

طریق راشدہ ہے، خدائے تعالیٰ مؤلف فاضل ممدوح کو دارین میں اجر جزیل عطافرمائے اور اس رسالہ کو مقبول عام کرے آمین۔ اور واقع میں ہندوستان جو معدن العلم اور منبع العمل ہے وہاں اس طریقہ مروجہ کا پتہ نہیں، نیز حرمین شریفین زاد ھما اللہ شرفاً و تعظیماً میں اس کا نام ونشان نہیں۔ (النفائس: ۲۷)

حضرت امام العارفین رائے پوری کا فتویٰ

آج مورخہ ۸ شوال ۱۳۳۴ھ بروز سہ شنبہ حضرت مولانا مولوی محمد یحیٰ صاحب سلمہ نے یہ رسالہ اول سے آخر تک بندہ کو سنایا، احقر نے نہایت غور سے سنا، الحمد للہ علی انعامہ جواب نہایت پسند آیا اور منصف طالب حق کے لئے بالکل تسلی بخش ثابت ہوا۔ حق تعالیٰ قبول فرمائے اور اس کا صلہ اپنی رضامندی مرحمت فرمائے آمین۔

عبدالرحیم عفی عنہ از رائے پور ضلع سہارنپور۔

للہ درالمجیب فیما الف من الجوا ھر المضیۃووصف و شنف المسامع بھا تیك اللا لی فی رسا لته التی صنف ۔بندہ محمد یحیٰ عفی عنہ مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔ (النفائس المرغوبہ:۲۸)

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا فتوی

احقر اشرف علی عرض رسا ہے کہ یہ رسالہ "النفائس المرغوبۃ فی حکم الدعاء بعد المکتوبۃ" میرے پاس ایسے وقت میں پہنچا کہ مجھ کو اس مسئلہ کی تحقیق کا بے حد اشتیاق تھا اور یہی تحقیق میرے ذہن میں موجزن تھی جو اس رسالہ میں اختیار کی گئی ہے، پس اس سے میری موافقت کا اندازہ کرلیا جائے، حاصل یہ ہے کہ میرے نزدیک یہ تحقیق نہایت صحیح ہے۔ والسلام سلخ رجب لیلۃ الجمعہ ۱۳۳۴ھ۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

تحریرات علمائے دیوبند

اقول وباللہ التوفیق جواب مجیب لبیب حق وصواب ہے۔ فرائض ومکتوبات کے بعد لاریب دعا برفع الیدین مسنون ومستحب ومعمول بہ سلف وخلف ہے۔ احادیث وروایات فقہیہ سے سُنیت واستحباب اس کا ثابت ہے اور وہ جو بعض دیار میں مروج ہے کہ فرائض کے بعد ایک دفعہ دعا مانگ کر پھر سنن ونوافل سے فارغ ہو کر "الفاتحہ" کہہ کر مکرر بہ ہیئت اجتماعیہ دُعا مانگی جاتی ہے اور اس کا التزام اور اس پر اصرار ہے حتی کہ اس کے تارک کو ملوم وملعون کیا جاتا ہے، یہ امر محدث اور التزام مالایلزم ہے اور ثبوت اس کا احادیث وعمل سلف سے نہیں ہے اور اس میں کچھ تردد نہیں کہ فصل بالاورادمابین الفرائض والسنن جائز ہے اور وہ جو بعض احادیث اور روایات فقہیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جن فرائض کے بعد سنن ہیں ان میں مقدار اللھم انت السلام الخ سے زیادہ توقف نہ فرماتے تھے، مراد اس مقدار سے تقریبی ہے یا محمول ہے بعض اوقات پر۔

کتبہ عزیزالرحمٰن عفی عنہ مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند۔ یکم شعبان ۱۳۲۴ھ (مہر مدرسہ)

الجواب صحیح	الجواب صحیح
فقیر اصغر حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند	محمد حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند
الجواب صحیح	الجواب صحیح
غلام رسول عفی عنہ	محمد رسول خان عفی عنہ
مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند	مدرس مدرسہ دیوبند

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

(۵۶)

اصاب من اجاب

بندہ محمد ابراہیم عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند

(امام المحدثین حضرت محمد انور شاہ صاحبؒ کی تصدیق) (شیخ الادب مولانا اعزاز علیؒ کی تصدیق)

الاحقر محمد انور عفا اللہ عنہ معلم دار العلوم دیوبند

محمد اعزاز علی بریلوی مقیم (مدرس) دار العلوم دیوبند

تحریرات علمائے سورت، راندیر و گجرات

ازمدرسہ اشرفیہ وقوۃ الاسلام۔ راندیر

...... نیز امام کا مع مقتدیوں کے نوافل کے بعد دعا مانگنے کو لازم کر لینا بدعت ہے۔ اسکے نیچے علماء کرام کے دستخط ہیں۔ (النفائس المرغوبہ: ۳۳)۔

پھر تحریرات علمائے لاہور ودیگر اضلاع پنجاب درج ہیں اور علمائے ریاست جیند و علمائے رہتک و علمائے ندوۃ العلماء میر علی مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء و مولانا محمد شبلی وعلمائے کانپور و علمائے دربھنگہ و بہار و علمائے ضلع میرٹھ و مرادآباد وغیرہ علمائے گلاؤٹھی وعلمائے امروہہ وبریلی، جن میں مولانا خیر محمد جالندھری صاحب مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی تک، وعلمائے شاہجہان پور و علمائے سہارنپور وعلمائے رڑکی اور سرسہ ضلع حصار کی تصدیقات ہیں۔ علمائے ریاست بھوپال نے لکھا ہے کہ فرائض کے بعد مجموعی طور پر دعا مانگنا افضل ہے۔ اس لئے کہ احادیث شریفہ وروایات فقہیہ اس کی مؤید ہیں۔ سنتوں وغیرہ سے فارغ ہو کر سب کے ساتھ دعا مانگنے میں نہ فضیلت ہے اور نہ اس عمل کی ترغیب کسی معتبر کتاب میں دی گئی ہے۔ (النفائس: ۴۳)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

علمائے رایواڑی نے تصدیق لکھی ہے اور علمائے اجمیر کے بھی تصدیقی دستخط ہیں۔
علمائے دہلی نے لکھا ہے: بعد سنت کے التزام مذکور کے ساتھ دعا مانگنا بدعت ہے۔
حدیث وفقہ سے ثابت نہیں ہے اور نہ علماء کا اس پر عمل ہے۔
حرمین شریفین میں بھی اس پر عمل درآمد نہیں ہے۔(النفائس: ۵۲ ضمیمہ)
علمائے سہارنپور نے لکھا ہے: پس سنن ونوافل کے بعد خاص التزام وانتظام مذکورہ سے دعا مانگنا چونکہ احادیث سے ثابت نہیں اس لئے ناجائز ہے۔

حررہ ضیاء احمد عفی عنہ
مفتی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

الجواب صحیح
خلیل احمد عفی عنہ

الجواب صحیح
عبد الطیف عفی عنہ
مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

(النفائس: ۵۳ ضمیمہ)

علمائے ٹونک نے لکھا ہے: سنن ونوافل کے بعد فاتحہ خوانی التزام کے ساتھ حدیث وفقہ سے ثابت نہیں بلکہ ممنوع ہے(النفائس: ۵۳ ضمیمہ)۔
علاوہ ازیں ضمیمہ النفائس المرغوبہ میں جناب مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی مرحوم نے مزید ایک سو سے زائد علماء کے فتاویٰ جمع کئے ہیں جن میں علمائے حرمین شریفین کا فتویٰ بھی شامل ہے۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

بعض لوگ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں کہ "نورالایضاح" میں لکھا ہے امام کیلئے یہ مستحب ہے کہ بعد النوافل منہ موڑ کر سب دعا مانگیں۔ قال فی نورالایضاح فی باب الامامة، فصل فی الاذکار الواردة بعد الفرض: القیام الیٰ السنة متصلاً بالفرض مسنون. وقال المصنف فی شرحه: انه یستحب الفصل بینهما کما کان علیه السلام اذاسلمه الخ وقال السیداحمدالطحطاوی فی حاشیة: المرادبالوصل ان لا یفصل بغیرما سیأتی۔ یعنی نماز فرض کے بعد سنت متصل پڑھے۔ اتصال سے یہ مطلب نہیں کہ اذکار واردہ اور ادعیہ ماثورہ نہ پڑھے بلکہ بغیر اسکے اور کچھ نہ پڑھے۔

پھر صاحب نورالایضاح نے لکھا ہے: عن شمس الائمة الحلوانی لا بأس بقراءة الاوراد بین الفریضة و السنة و یستحب للامام بعد سلامه ان یتحول الیٰ یساره و تطوع بعد الفرض وان یستقبل بعده الناس و یستغفرون الله ویقرؤن اية الکرسی والمعوذات ویسبحون الله ثلاثاً و ثلاثین، و یحمدونه کذلك و یکبرونه کذلك ثم یقولون لا اله الا الله وحده لاشریك له له الملك و له الحمد و هو علیٰ کل شیئی قدیر ثم یدعون لانفسهم و للمسلمین رافعی ایدیهم ثم یمسحون بها وجوههم فی اخره انتهیٰ۔

اس عبارت سے مخالفین دھوکہ دے کر کہتے ہیں کہ اس سے دُعا بعد السنن بہ ہیئت اجتماعی ثابت ہوتی ہے۔

جواب:

❶ ان جہلاء کو یہ بھی معلوم نہیں کہ استحباب تو حکم شرعی ہے وہ قول عالم سے ثابت نہیں ہوتا، صاحب نورالایضاح تو بارھویں صدی کے عالم ہیں، ان کی وفات (۱۰۶۹ھ)

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

میں ہوئی۔ اگر انہوں نے کہا ہو کہ یہ مستحب ہے تو دلیل شرعی کیا پیش کی؟

مصنف نورالایضاح نے یہ دعا بعد الفریضہ ذکر کی ہے جیسا کہ انہوں نے باب بنایا ہے باب فصل فی الاذکار الواردة بعد الفرض۔ اور خود شرح نورالایضاح مراقی الفلاح میں لکھا ہے:

ثم یدعون لانفسھم و للمسلمین قال فی شرحہ: بالادعیة الماثورة الجامعة لقول ابی امامة قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع؟ قال: جوف اللیل الآخر و دبر الصلوٰة المکتوبات الخ۔ اور سید احمد الطحطاوی نے حاشیہ میں تصریح کی ہے ویستحب ان یستقبل بعدہ سواء کان الجماعة عشرة او اقل یعنی امام کے پیچھے خواہ دس آدمی ہوں یا کم تو منہ موڑ لیوے۔

کیا ان تصریحات کے بعد بھی شبہ کی گنجائش ہے؟

خلاصہ کلام

☆ دُعا بعد الفرض ثابت ہے باحادیث کثیرہ، جیسا کہ ذکر کیا گیا۔

☆ دعا میں دیر کرنا بعد الفرض تھوڑا اور زیادہ ثابت ہے خواہ اذکار مسنونہ تمام پڑھے یا کم۔ اور دعا بعد الفرض کو مکروہ کہنا جیسا کہ ہمارے مخالفین کہتے ہیں خلاف شرع و سنت ہے اور یہ ان کا جہل باحکام الشرع ہے۔ بعض تو جہل میں مبتلا ہیں اور بعض عناد و حسد میں کداء الیھود علیھم دائرة السوء وغضب اللہ علیھم ولعنھم۔

☆ جب دعا بعد الفرض ثابت بالسنت ہے تو اسکو چھوڑنا امتی کے لئے زیبا نہیں۔

ع شوق رکھ سنت گرامی سے * ہے شرف آپ کی غلامی سے

☆ دُعا میں ہاتھ اٹھانا بالاحادیث والروایات الفقہیہ ثابت ہے کما مر۔

☆ دُعا بعد السنن منفرداً اکیلے اکیلے کرنا مرغوب ہے مگر جمع کے ساتھ ثابت نہیں۔ وعن

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ادعیٰ فعلیه البیان اور پھر اس کو مستحب کہنا اپنے آپ کو شارع بنانا اور مخلوق خدا کو گمراہ کرنا ہے۔

میں نے مولانا غورغشتوی صاحب کو خط میں لکھا تھا کہ آپ کوئی دلیل بھی پیش کریں تاکہ ہماری تسلی ہو، مگر انہوں نے صرف اپنے فعل اور اپنے آباء کے فعل کو دلیل بنایا اور قرآن و سنت سے کوئی دلیل پیش نہ کر سکے۔ پھر عام جہلاء و مبتدعین سے کیا گلہ وشکوہ۔ ہمارے بعض دوست جو اپنے آپ کو متبعین سنت کہتے ہیں، وہ صامتین وساکتین عن رد المنکر ہو گئے۔ اور نقض میثاق بیان حق کر کے قل ان کان آباؤ کم (الآیۃ) کی وعید سے نہیں ڈرے، سنت کے مقابلے میں کسی کی عظمت شیوخت کیا چیز ہے۔ ہماری بیعت بلا دلیل و حجت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ہے اور ان کی اتباع سے محبت و مؤدت، اور جو خلاف سنت کرے خواہ کوئی بھی ہو اس سے رشتہ منقطع۔

فلیتك تحلو و الانام مریرة

ولیتك ترضیٰ والانام غضاب

فلیت الذی بینی و بینك عامر

وبینی و بین العالمین خراب

کوئی رشتہ و تعلق اتباع حق کے سوا فائدہ مند وسود مند نہیں الاخلاء یو منذ بعضھم لبعض عدو الا المتقین۔

آل النبی ﷺ هم اتباع ملته * من الاعاجم والسودان والعرب

لو کان آله اهل قربته * فلیصلی المصلی علی الطاغی ابی لهب

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

نماز و اعتکاف سے افضل ہے

قال الشیخ الاسلام الحافظ ابن تیمیة الحرانی رحمہ اللہ: قیل لاحمد بن حنبل: الرجل یصوم و یصلی و یعتکف احب لك او یتکلم فی اھل البدع؟ فقال :اذا قام وصلی و اعتکف فانما ھو لنفسه واذا تکلم فی اھل البدع فانما ھو للمسلمین وھٰذا افضل، انتھی. مجموعة الرسائل الکبریٰ (۵ /۱۱۰)۔

امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا گیا کہ ایک آدمی صوم وصلوٰۃ اور اعتکاف کرتا ہے وہ آپکو زیادہ پسند ہے یا وہ جو مبتدعین کے رد میں مشغول ہے؟ امام صاحب نے فرمایا کہ جب وہ کھڑا ہو جاوے، نماز پڑھے اور اعتکاف کرے تو اپنے لئے کرے گا اور جب مبتدعین کے رد میں کلام کرے تو یہ تمام مسلمانوں کیلئے ہے۔ اس لئے یہ بہتر ہے اور یہ درجہ من یجدد الدین و ینفون عنہ تحریف الغالین و انتحال المبطلین کا ہے۔

علماء کرام نے فرمایا ہے کہ بدعت زنا و سرقہ اور شراب سے بدتر ہے اس لئے کہ زانی و سارق و شارب خمر تو اقرار کرتے ہیں اپنے گناہ کا، مگر مبتدع لا یقر علی البدعة اپنے تئیں بدعتی ہونے کا اقرار نہیں کرتا اور اسی لئے سلف صالحین مبتدعین کو اہل ہواء کہتے تھے۔ قال اللہ تعالیٰ:

ومن اضل ممن اتبع ھواہ بغیر ھدی من اللہ۔ سب سے زیادہ گمراہ اس سے بڑھ کر کون ہے جو اپنے ہویٰ کا تابعدار بغیر ہدایت من اللہ کے ہو جاوے۔

قال اللہ تعالیٰ :یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیراً و ضلوا عن سواء السبیل۔ اے کتاب والو! دین میں بدعت نہ نکالو سوائے حق وماثور کے، اور اس قوم کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

جو اس سے قبل خود بھی بے راہ ہیں اور کئی دوسروں کو بھی بے راہ کیا ہے اور بے راہ ہیں صحیح دین سے۔

امام سیوطیؒ نے ابن منذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ کی روایت میں قتادہ سے "لا تغلوا" کا معنی "لا تبتدعوا" نقل کیا ہے۔ کمافی درمنثور۔

ذلة فی احیاء السنة خیر من السلطنة فی البدعة.

فصل

توسل بالذوات الفاضلة والفاظ غیر شرعیة

جناب نے فتویٰ دیا ہے کہ توسل بالذوات الفاضلہ جائز ہے۔ نیز دعاء میں الفاظ غیر ماثورہ والفاظ مثل غوث الاعظم اولیاء کرام کے لئے کہنے کو جائز واولیٰ بیان فرمایا ہے۔

کیا لفظ "غوث" مخلوق کے لئے جائز ہے؟

"منتہی الارب فی لغات العرب" میں لکھا ہے: غوث بالفتح فریاد اسم است و فریاد رس۔ پھر لکھا ہے غیاث بالکسر فریاد رسی وفریاد خواہی، اغاثہ فریاد رسیدن، استغاثہ فریاد خواستن۔ انتہی بقدر الحاجة (۳/۴۴۳)۔

تو کیا یہ صفت بغیر اللہ تعالیٰ کے اوروں کے لیے شرک صریح نہیں؟ جب غیر اللہ کو فریاد رس اعظم (غوث الاعظم) کہا گیا تو اس سے زیادہ شرک بواح اور کیا ہوگا؟

بے شک نصرت اور تعاون تحت الاسباب ایک دوسرے کے ساتھ وان استنصروکم فعلیکم النصر کے حکم سے ثابت ہے مگر فوق الاسباب جبکہ دیکھنا، سننانہ ہو اور غائبانہ آواز، آڑ، فریاد میں بلایا جائے تو ممنوع اور شرک ہے۔ وما النصر الا من عند اللہ کا یہی مطلب ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء۔ مضطر عاجز جب فریاد کرے تو کون ہے سوائے رب کے کہ اسکی حاجت پوری کرے اور تکلیف رفع کرے،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ومن اضل ممن یدعوا من دون الله من لا یستجیب له الی یوم القیامة۔

ہر کہ خواند غیر حق را اے پسر

کیست در عالم از و گمراہ تر

کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں بھی لفظ "غوث" مخلوق کے لئے نہیں آیا صرف لفظ "ابدال" وارد ہے۔ قال السخاوی (٩٠٢ھ): عن انس رضی الله عنه مرفوعا با لفاظ مختلفة کلها ضعیفة انتہی المقاصد الحسنہ: ٣ وتذکرہ: ١٩٥۔

روایات میں صاف تصریح ہے کہ وہ حالت حیات میں مخلوق کیلئے دعا مانگتے ہیں، کمافی روایة ابن مسعودؓ ویدعون علی الجبابر۔

پھر اسمیں مجاہیل بھی ہیں کمافی تذکرۃ الموضوعات: ١٩٤ اور حضرت انسؓ کی روایت کے بارے میں کہا ہے کہ روی عن انسؓ نسخة موضوعة و فیه مجاهیل۔

یہ ابدال جب مر جاتے ہیں تو خداوند کریم صلحاء امت یا اور کسی کے دل میں القاء کرتا ہے کہ وہ دعائے رحمت کرے، یہ نہیں کہ ابدال وفات پا جانے کے بعد بھی دعا کرتے ہیں: کمافی روایة علی رضی اللہ عنہ: کلما مات رجل ابدل الله مکانه۔

قال شیخ الاسلام الحافظ ابن تیمیة واما الاسماء الدائرة علی السنة کثیر من النساك والعامة مثل الغوث الذی یکون بمکة والاوتاد الاربعة والاقطاب السبعة والابدال الاربعین والنجباء الثلاثمائة فهذه الاسماء لیست بموجودة فی کتاب الله ولا هی ایضاً ماثورة عن النبی ﷺ لا باسناد صحیح ولاضعیف محتمل الا لفظ الابدال فقد روی فیهم حدیث شامی منقطع الاسناد (مجموعۃ الرسائل ١/٤٦)۔

یہ نام جو بہت سے زہاد کی زبانوں پر جاری ہیں جیسا کہ غوث مکہ میں ہوتا ہے، اوتاد چار ہوتے ہیں، اقطاب سات، ابدال چالیس، نجباء تین صد، تو یہ القاب کتاب اللہ میں نہیں

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ہیں اور نہ حدیث میں منقول ہیں نہ کسی سند صحیح سے نہ ضعیف متصل سے، مگر لفظ ابدال جس میں ایک حدیث شامی منقطع الاسناد وارد ہے۔

لفظ "ابدال" اگر ثابت بھی ہو جائے تو اس میں نقصان نہیں، کیونکہ وہ حالت حیات مخلوق کیلئے دعائیں کرتے ہیں۔

قال سیدنا عبدالقادر الجیلانی (المتوفی ۵۶۱ھ): انما سمی الا بدال ابدالاً لانهم لایریدون مع ارادة الله عزوجل ارادة۔ پھر لکھا ہے: لا تسقط الفرائض عن احدٍ فی حالٍ من الاحوال۔ (الفتح الربانی: ۳۹)۔

اولیاء کرام واجب الاحترام اور صاحب الدرجات ضرور ہیں مگر انکو متصف بصفات الرب کرنا دین کو بگاڑنا ہے۔ اہل کتاب نے حق کو باطل کے ساتھ خلط کیا تھا، اور یہی معنی تحریف و تبدیلی کا ہے۔ لفظ "ابدال" میں مختلف روایات اور طرق ضعیف ہیں جیسا کہ ابوبکر خلال (المتوفی ۳۱۳ھ)(۱) نے کرامات الاولیاء میں بلفظ اربعون رجلاً واربعون امراءة ذکر کیا ہے، طبرانی (المتوفی ۳۶۰ھ) نے لن یخلوا الارض من اربعین رجلاً مثل خلیل الرحمن اور ابن عدی (المتوفی ۳۶۵ھ) نے البدلاء اربعون نقل کیا ہے۔ وعند احمد والخلال عن عبادة بن الصامت: لا یزال فی هذه الامة ثلاثون مثل ابراهیم، و ابو نعیم (المتوفی ۴۳۰ھ) فی الحلیة عن ابن عمر الابدال اربعون، وعن ابن مسعود لا یزال اربعون و هکذا لابن لال (المتوفی: ۳۹۸ھ) فی مکارم الاخلاق و للخراطی (المتوفی ۳۲۷ھ) قال یزید بن هارون: الابدال هم اهل العلم قال الامام احمد: ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فمن هم انتهى (مقاصد الحسنة)۔

---

(۱) الخلال احدهم ابوبکر الخلال ۳۱۳ھ والثانی ابو محمد الخلال ۴۳۹ھ۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

فصل

جب مخلوق کو غوث مانا گیا تو پھر اس سے "استعاذہ" اور "استغاثہ" ہر وقت جائز ہوگا ۔ جبکہ قرآن کریم نے یہی شرک بتایا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ : وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادوھم رھقا (الآیۃ)۔

معنیٰ وسیلۃ

وسیلہ قرآن کریم میں دو قسم کا ذکر کیا گیا ہے : ایک قسم وسیلہ شرکیہ، جس کا ماننا شرک ہے اور مشرکین یہی وسیلہ ڈھونڈتے ہیں : مانعبدھم الالیقربونا الی اللہ زلفیٰ ۔ ہم ان (بزرگوں) کو اس واسطے پکارتے ہیں (اور ان کے سامنے سر بسجود ہوتے ہیں) کہ ہماری حاجات پوری کروادیں۔ جیساکہ امام رازیؒ نے تفسیر سورہ یونس میں ویقولون ھؤلاء شفعائنا عنداللہ کے تحت ذکر کیا ہے۔ مشرکین کہتے تھے کہ یہ ہمارے لئے سفارشی ہیں خداوند کریم کے ہاں۔ اور ابن کثیر وابن جریر وغیرہ تفاسیر میں بھی یہی ذکر کیا گیا ہے۔ ہم نے البصائر للمتوسلین بالمقابر میں حوالہ جات مفصل ذکر کئے ہیں۔ اور یہ وسیلہ راجع ہے وسیلہ بالذات کی طرف۔

دوسری قسم وسیلہ بالاعمال، یعنی اپنے اعمال کو پیش کر کے خداوند تعالیٰ سے نجات ڈھونڈنا اور قرآن کریم میں وسیلہ کا معنی یہی طاعت کیا گیا ہے۔

قال السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ) : واخرج الحاکم (المتوفی ۴۰۵ھ) و صححہ عن حذیفۃ فی قولہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ قال القرب۔

واخرج عبد بن حمید (المتوفی ۲۴۹ھ) وابن جریر (المتوفی ۳۱۰ھ) وابن المنذر (المتوفی ۳۰۹ھ) عن قتادۃ فی قولہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ :

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

قال تقربوا الی اللہ بطاعتہ والعمل بما یرضیہ (درمنثور: ۲۸۰)۔

اسی طرح (مدارک: ۲۱۹) میں ہے: الطاعات وترک السیئات۔

تفسیر ابن جریر (۶/ ۲۲۶) اور غریب القرآن (۴۳) لابن قتیبہ (المتوفی: ۲۷۶ھ) میں تقرب کہا ہے۔ نیز کتاب الاستغاثۃ (۴۱)۔

اس وسیلہ سے انکار کفر ہے۔ جنت بھی اسی وسیلہ سے عطا کی جاتی ہے: تلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون۔ یہی جنت تم کو دی گئی ہے تمہارے اعمال کی وجہ سے۔ قرآن کریم یا سنت نبویہ (علی صاحبھا الف صلوٰۃ وتحیۃ) میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ تم کو جنت دی گئی فلاں شخص کی ذات سے۔

اور توسل بنفس ذوات کیا معنی! کیا کسی ماثور دُعا میں یہ منقول ہے، بلکہ مخترع ہے جبکہ دعا تو عبادت ہے اور کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں اور اسی طرح سلف صالحین سے توسل بالذوات منقول نہیں۔ اگر ہمیں فائدہ ہے تو سلف صالحین کی اتباع میں ہے۔ جب ہم توسل بالایمان وباتباع النبی ﷺ وبمحبتہ ومودتہ ﷺ وسلف صالحین(۱) ودیگر اعمال صالحہ مطابق سنت کا وسیلہ ڈھونڈیں گے تو یہ صحیح وماموربہ ہے، جیسا کہ صحیحین میں بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما تین آدمیوں کے متعلق آتا ہے کہ جب ان پر غار ایک عظیم پتھر سے بند ہوگیا اور وہ اسے نہ ہلا سکے تو انہوں نے کہا وسیلہ ڈھونڈو۔ اس وقت ہر ایک نے اپنے اپنے عمل صالح کو پیش کر کے رب العزت سے نجات مانگی اور پتھر خود بخود پھسل کر ہٹ گیا۔ یہاں ان تینوں نے عمل صالح پیش کیا ہے: پہلے نے بر والدین، دوسرے نے عفت اور تیسرے نے ادائے امانت کو۔ بتاؤ کہ اس میں وسیلہ بالذات کہاں ہے؟

اسی طرح وہ حدیث جو ابن ابی الدنیا (المتوفی: ۲۸۱ھ) نے نقل کی ہے کہ جب

(۱) کتاب الاستغاثہ: ۴۵.

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ایک بوڑھی عورت کالڑکا فوت ہوافمدت یدها الی الله فقالت: اللهم انك تعلم انی اسلمت وهاجرت الیٰ رسولك رجاء ان تغیثنی عند کل شدة ورخاءٍ فلاتحمل علی هذه المصیبة الیوم قال فکشف الثوب عن وجهه فما برحنا حتی طعمنامنه تواس عورت نے لڑکے کی موت کے بعد دعاء میں اپنے اعمال صالحہ کو پیش کر کے مصیبت سے خلاصی مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو زندہ کردیا، یہاں تک کہ ہم نے اسکے ہاں کھانا کھایا۔

دعا حاضر سے کرانا قرآن وسنت سے ثابت ہے خواہ وہ افضل ہو، جیسا کہ یا موسیٰ ادع لنا اور صحابہؓ کا پیغمبر خدا علیہ سے دعا کرانا اور خواہ مفضول ہو جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ نے فرمایا تھا اگر تمہیں اویس قرنیؒ ملے تو اس سے دعا کرانا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب عمرہ کیلئے تشریف لے جارہے تھے تو آپ علیہ نے فرمایا تھا: بھائی! ہمیں اپنی دعا میں نہ بھولنا۔

مگر دعا مانگنا مردہ سے یا غائب کو بلا کر مانگنا کہیں ثابت نہیں۔

دعا بجاہ وبرکت فلاں

قال الله تعالیٰ: فبدل الذین ظلموا قولا غیر الذی قیل لهم۔

قال الامام ابو بکر الجصاص (المتوفی ۳۷۰ھ): یحتج بها فیما ورد من التوقیف فی الاذکار والاقوال بانه غیر جائز تغییرها ولا تبدیلها الیٰ غیرها. انتهی (۳۶/۱)۔ یعنی اس آیت میں دلیل ہے اس بات کی کہ اذکار اور اقوال میں توقیف ہے۔ اوران میں تغیر وتبدیلی ناجائز ہے۔

اسی طرح امام بدرالدین العینی الحنفی (المتوفی ۸۵۵ھ) نے فرمایا ہے: ان الفاظ الاذکار توقیفیة (عینی شرح بخاری: ۹۵۹)۔

قال الله تعالیٰ: ولله الاسماء الحسنیٰ فادعوه بها (الآیۃ)۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

پاک رب کے بہترین اسماء ہیں انکے ذریعہ دعا کرو۔

حدیث میں بروایت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت ہے: علمنی اسم الله الذی اذا دُعی به اجاب۔

غرض کسی روایت میں دعا باسم فلاں وجاہ فلاں منقول نہیں ہے۔بلکہ تمام ادعیہ ماثورہ میں دعاء باسماء الہیہ وصفات تعالیٰ ماموروِ منقول ہے۔

قال الله تعالیٰ: وذر الذین یلحدون فی اسمائه.

اخرج ابن ابی حاتم (المتوفی: ۳۲۷ھ) عن عطاء فی الآیة: الالحاد ما ضاهاه (الدر المنثور: ۳/۱۴۹) یعنی خداوند کریم کے اسماء کے ساتھ مشابہت الحاد ہے۔ تو توسل باسماء الہیہ فرمایا گیا ہے۔اگر توسل باسماء مخلوق جائز ہوتا تو یہ مشابہت نہ ہوتی۔

واخرج ابن ابی حاتم عن الاعمش: انه قرأیلحدون بنصب الیاء والحاد من اللحد.وقال تفسیرها یُدخِلون فیهامالیس منها.

واخرج عبدالرزاق (المتوفی: ۲۱۱ھ) وعبد بن حمید (المتوفی: ۲۴۹ھ) وابو الشیخ (المتوفی: ۳۶۹) عن قتادة: یلحدون فی اسمائهِ وقال یشرکون۔

کیا ان آیات وروایات کو دیکھ لینے کے بعد پھر بھی بالفاظ غیر ماثورہ والفاظ موہمہ شرک دعا کرنا خلاف شرع نہیں ہے؟

وفی الدعاء الماثور: یاحی یا قیوم لااله الاانت برحمتك استغیث۔

اور اسماء الہیہ میں مغیث اور غیاث رب کے لئے آیا ہے کمافی حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ اور ترغیب دی گئی کہ دعا اسم اعظم کے ساتھ مانگی جائے: اذ دُعی به اجاب و اذا سئل به اعطیٰ۔اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ جب دعا کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے اور جو کچھ مانگیں دیا جاتا ہے۔ وهولا اله الا انت سبحانك انی کنت من

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

الظالمین . رواہ الحاکم من حدیث سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ۔یہ روایت ترمذی ونسائی میں حدیث بہ لفظ دعوۃ النون۔وفی الجامع استدلال احمد و الترمذی والنسائی والحاکم والبھیقی(المتوفی :۴۵۸ھ)اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے :"الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی اللھم انی اسألک بان لک الحمد لاالٰہ الا انت وحدک لا شریک لک الحنان المنان بدیع السمٰوٰت والارض یاذا الجلال والاکرام "رواہ الاربعۃ وابن حبان (المتوفی ۳۴۵ھ)والحاکم(المتوفی ۴۰۵ھ)واحمدوابن ابی شیبہ(المتوفی ۲۳۵ھ)۔

دعاء باسماء الٰہیہ قرآن وحدیث میں مامور بہ ہے۔لیکن اسماء الٰہیہ کے ساتھ دعامانگنے کا طریقہ چھوڑ دینا اور اسماء الٰہیہ کے سوادوسرے اسماء کے ساتھ دعاء کرنے کا طریقہ اختیار کرنا چند وجوہ سے خالی نہ ہوگا :

1. الفاظ ماثورہ کو صحیح نہ سمجھنا۔
2. الفاظ ماثورہ کو کامل نہ سمجھنا۔
3. الفاظ ماثورہ میں ثواب کی کمی سمجھنا۔
4. بہتر واولیٰ کو چھوڑ دینا۔
5. منقول من الشارع کو چھوڑ کر اپنی طرف سے دعا کے الفاظ کا اختراع کرنا۔
6. الفاظ ماثورہ کو چھوڑ کر غیر ماثورہ الفاظ پڑھنے کو دین سمجھنا۔
7. الفاظ توحید وصفات الٰہیہ کو چھوڑ کر الفاظ موہمہ شرک یا الفاظ شرکیہ پڑھنا۔

وسوف تریٰ اذا انکشف الغبار افرس تحت رجلک ام حمار

ابوداؤد میں ہے کہ جب اعرابی نے نستشفع بک علی اللہ کہا تو فسبح رسول اللہ

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

ﷺ حتی تریٰ ذلک فی وجوه اصحابه قال ویحك ان الله تعالیٰ لا یستشفع به علی احد من خلقه۔شان الله اعظم من ذلك۔ لیکن ان لوگوں نے یہ درجہ امت کو دے دیا۔ اور غیاث و مغیث جو اللہ تعالیٰ کی شان تھی، مخلوق کو بنادیا۔ حالانکہ جب آنحضرت ﷺ کے سامنے کہا گیا: ما شاء الله وشئت۔

فقال اجعلتنی لله ندا۔قل ما شاء الله وحده۔

صحابہ کرامؓ کو فرمایا: لا تقولوا ما شاء الله وشاء محمدٌ ولکن قولوا ما شاء الله ثم شاء محمدٌ۔

وقال تعالیٰ: ولا تقولن لشئی انی فاعل ذلك غداً الا ان یشاء الله۔

ولقد راینا من فریق یدعی الا * سلام شرکا ظاهر البیان
جعلوا له شرکاء ولوانهم * وساوواهم به فی الحب والسلطان

قال الشیخ صنع الله الحلبی الحنفی فی کتاب الرد علی من ادعیٰ ان للاولیاء تصرفات فی الحیٰوة و بعد الممات علیٰ سبیل الکرامة: هذا وانه ظهر الآن فی مابین المسلمین جماعة یدّعون ان للاولیاء تصرفات فی حیاتهم و بعد مماتهم و یستغاث بهم فی الشدائد والبلیات و بهم تکشف المهمات. فیاتون قبورهم و ینادونهم فی قضاء الحاجات مستدلین علی ان ذلك منهم کرامات . وقالوامنهم ابدال و نقباء و اوتادٌ و نجباء و سبعون وسبعة واربعون واربعة والقطب هوالغوث للناس وعلیه المدار بلا التباس۔وذبحوالهم الذبائح و نذر والهم النذور واثبتو الهم فیها الاجور.

قال: وهذا الکلام فیه تفریط وافراط بل فیه الهلاك الابدی والعذاب السرمدی لما فیه من روائح الشرك المحقق ومصادرة الکتاب العزیز المصدّق ومخالفة لعقائدالامة وما اجتمعت علیه الامه، انتهیٰ .

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

ثم ساق الد لائل علیٰ ذلك .

پھر شیخ حلبی نے فرمایا : فان ذکر مالیس من شانه النفع و دفع الضر من نبی و ولی و من غیر ہ علیٰ وجه الامداد منهم شرك مع الله تعالیٰ . اذلا قادر علی الد فع غیر ہ ولاخیر الاخیرہ. قال: و اما ما قالوا ان منهم ابدالاً و نقباء واوتاداً اونجباءً وسبعین وسبعة وار بعین وار بعة و القطب هوا لغوث للناس فهذامن موضوعات افکهم. کماذکرہ القاضی المحدث ابوبکرابن العربی (المتوفی ۵۴۵ھ) فی سراج الریدی وکذاذکرہ ابن الجوزی(المتوفی ۵۹۷ھ) وابن تیمیة(المتوفی ۷۲۸ ھ) انتهیٰ با ختصار ۔

لفظ غوث کو تمام علماء ربانیین شرک اور خلاف شرع فرماتے ہیں۔ پھر اولیاء کرام کو غوث الاعظم کہنا کہاں صحیح ہے ؟ اور بغیر تحقیق ودلائل کے الفاظ مخترعہ بنانا اور الفاظ منقولہ وماثورہ کو چھوڑنا کہاں کا انصاف اور کونسا دین ہے !

جهد المغفل فی الز ما ن مضیع * وان ارتضیٰ استاذہ و ز ما نه

کالثور فی الدولاب یسعیٰ وهولا * یدری الطریق فلا یزال مکانه

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

مجوزین کے دلائل

یہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور اولیاء کرام سے استغاثہ بمعنیٰ التوسل بالجاہ و بالوسیلہ حالت حیات میں بھی اور مرنے کے بعد بھی جائز و منقول ہے۔

جیسا کہ سبکیؒ نے شفاء السقام میں، قسطلانیؒ نے مواہب لدنیہ میں، سمہودیؒ نے تاریخ مدینہ میں اور ابن حجر مکی نے الجوہر المنظم میں ذکر کیا ہے۔ اور مطلب اس کا یہ ہے کہ فریاد کرنے والا (مستغیث) جس کے ساتھ فریاد کرتا ہے اور وسیلہ ڈھونڈتا ہے (مستغاث بہ) اس کیلئے مدد (غوث) غیر سے جو اعلیٰ ہے، کے وسیلہ سے (مستغاث بہ) حاصل ہو، جو اللہ تعالیٰ ہے۔ اور یہی مطلب مومنوں کے دل میں ہے۔ تو مستغاث بہ حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہے اور فعل سبب کی طرف مضاف ہے جیسے انبت الربیع البقل۔

اور حدیث میں بھی وارد ہے: استغاثوا بآدم ثم بموسیٰ ثم بمحمد کما فی صحیح البخاری۔ اور توسل سے مراد اس سے طلب دعا ہے یا استغاثہ سے مراد اس سے وہ چیز طلب کرنا ہے جو اس کے اختیار میں ہو اور عطائی اس کو دیا گیا ہے تسببا جیسے فاستغاثہ الذی من شیعتہ علی الذی من عدوہ۔

الجواب

اولاً: خداوند کریم نے مخلوق کو عبادت کیلئے پیدا کیا ہے وماخلقت الجن والانس الالیعبدون O اور عبادت اس کے ساتھ محبت، اس سے خوف، اس سے مانگنا، شدائد اور مصائب میں اسکی طرف رجوع اور اسکے سامنے تضرع و عاجزی و گریہ وزاری ہے، رب تعالیٰ کو ہر وقت اپنے اوپر عالم متصرف سمجھنا ہے اور اس میں کسی کو شریک سمجھنا یا ذریعہ نجات ماننا یا اپنے اور رب کے درمیان واسطہ ماننا دروازہ شرک کھولنا ہے۔

ثانیاً: اگر یہی طریقہ آج بھی جائز کیا جائے تو یہ بعینہ مشرکین سابقین کا شرک تھا: قال اللہ

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

تعالیٰ: والذین اتخذوا من دونه اولیاء ما نعبد هم الا لیقر بو نا الی الله زلفیٰ O وقال الله تعالیٰ: هؤلاء شفعاؤنا عندالله. وقال الله تعالیٰ: فلو لا نصر هم الذین اتخذوا من دون الله قر با نا الهة O

یہ آیات صاف تصریح کرتی ہیں کہ ان مشرکین سابقین کا شرک صرف یہی تھا کہ وہ جاہ وتوسل سے یہی مقصد اور معنی مراد لیتے تھے کہ یہ عباد صالحین وسائط تقرب الی اللہ تعالیٰ ہیں، تو علت ومقصد ایک ہی ہے خواہ الفاظ کچھ بھی ہوں۔

ثالثاً: خداوند کریم نے مخلوق کو بھی بطور حکم فرمایا ہے کہ اسی سے مانگو اور اسی سے فریاد اور استغاثہ کرو:

1. واذاسالك عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان (الایۃ)۔

2. وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جهنم داخرین O (الایۃ)۔

3. امن یجیب المضطر اذا دعاه ویکشف السوء O (الایۃ)۔

4. یسأله من فی السموات والارض O (الایۃ)۔

پہلی آیۃ میں فرمایا ہے کہ میں بہت قریب ہوں، مجھ سے مانگو، میں قبول کرنے والا ہوں۔ مجھ پر یقین رکھو۔ دوسری آیۃ میں فرمایا: مجھ ہی کو پکارو۔ جو مجھے چھوڑ کر غیر کو پکارے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ تیسری آیۃ میں فرمایا: میرے سوا کون مضطر اور پریشان کی اجابت کر سکتا ہے۔ اور تکلیف وشدائد کو رفع اس کے سوا کون رفع کر سکتا ہے۔ چوتھی آیۃ میں فرمایا ہے کہ سب مخلوق مجھ ہی سے مانگتی ہے۔

کہیں یہ ذکر نہیں کہ اوروں کو بھی پکارو یا انہیں ذریعہ نجات پکڑو۔ اور جب ان صفات کو مخلوق کے لئے جائز کیا جاوے تو وہ توحید جس پر انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

تھے، سرے سے ہی نہ رہی۔

رابعاً: خداوند کریم نے اپنی ذات اقدس کیلئے جو صفات مختص کی تھیں جیسے ایجاد، تدبیر، عطاو منع، عزت و ذلت دینا، سعادت و شقاوت، شفائے مرضیٰ، نفع و نقصان، استغاثہ واستمداد ان تمام میں جب مخلوق کو شریک کیا جائے خواہ وہ مخلوق کے لئے عطائی ہی مانیں، تو وہ صفات رب العزت کی ذات کے ساتھ مختص کہاں رہ گئیں!

خامساً: اطمینان قلب و تسلی تو خداوند کریم کے ساتھ مختص ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب ۔جب مخلوق کو بھی یہی درجہ دیا جائے تو لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا کا کیا مطلب اور کیا معنی ہوگا!

سادساً: خداوند کریم نے غلو سے منع فرمایا ہے اور حدیث میں مخلوق کو حد سے بڑھانے کو منع فرمایا ہے:

قال تعالیٰ: یا اهل الکتاب لاتغلوا فی دینکم ولا تقولوا علی الله الا الحق.

وقال تعالیٰ: یا اهل الکتاب لاتغلوا فی دینکم غیر الحق ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا و ضلوا عن سواء السبیل.

وفی حدیث عمر رضی اللہ عنہ، قال قال النبی ﷺ: لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسی بن مریم انما انا عبدٌ فقولوا عبدالله ورسوله۔

لیکن جب مخلوق کو نفع و نقصان اور مصائب وشدائد میں پکارا جائے اور مخلوق کو غوث الاعظم مانا جائے تو مخلوق کو بڑھانا اور کیا ہوگا؟ و فی الحدیث: اذ لایستغاث بی انما یستغاث بالله تعالیٰ کمافی الطبرانی (جلاء العینین: ۲۱۳)۔

سابعاً: مخلوق کو مستغاث اور فریاد رس ماننا خداوند کریم پر سوء ظن ہے جو گناہ کبیرہ ہے و ما قدروا الله حق قدره۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

مجوزین کا حیلہ

ہم ان کو بالذات و مستقل بالتاثیر نہیں مانتے۔

الجواب: مشرکین عرب جب عباد صالحین کو پکارتے تھے تو وہ بھی ان کو مستقل اور موثر بالذات نہیں مانتے تھے۔ جیسا کہ تلبیہ میں وہ کہتے تھے: لبیك لا شریك لك الا شریكا هو لك تملكه وماملك۔ حالانکہ آج کل قبر پرست تو ان کو اولاد و صحت وغیرہ کا ذمہ دار سمجھتے ہیں۔

قبر پرستوں کے شبہات اور انکا جواب

① پہلا شبہ: کوئی مسلمان جب اولیاء کو غوث کہہ کر واسطہ بنا کر پکارتا ہے تو اُس کے دل میں یہ نہیں ہوتا کہ وہ کر سکتے ہیں۔

الجواب: قرآن کریم نے دعائے غائبانہ غیر اللہ سے منع فرمایا ہے: ومن اضل ممن يدعوا من دون الله من لا يستجيب له الى يوم القيامة۔

② دوسرا شبہ: یہ اسناد فعل مجازی ہے جیسا کہ چاقو کا کاٹنا اور پانی سے پیاس کا بجھنا۔

الجواب: جب یہ اسناد حقیقی ہو تو تم بھی اسے کفر اور شرک کہو گے، تو اولیائے کرام رحمہم اللہ کو فریاد رس سمجھنا اگر حقیقی ہو تو تمہارے نزدیک بھی شرک ہے۔ مگر ان میں اسناد مجازی کون سے علاقے سے ہے؟ کیا یہ قوت ان میں رکھی گئی ہے کہ وہ مصائب و شدائد میں جب ان سے فریاد کی جائے تو، سنتے ہیں اور امداد و معاونت کر سکتے ہیں؟ یہ کہاں فرمایا گیا ہے کہ یہ جائز ہے؟ عباد الاصنام کا بھی تو یہی دین تھا کہ ان کو یہ تاثیرات دی گئی ہیں وہ بھی انہیں مستقل نہیں مانتے تھے بلکہ عطائی ہی مانتے تھے۔

③ تیسرا شبہ: بعض علماء مثلاً سبکی (المتوفی ۷۵۶ھ)، قسطلانی (المتوفی ۹۲۳ھ)، سمہودی (المتوفی ۹۱۱ھ) اور ابن حجر ہیتمی (المتوفی ۹۷۵ھ) نے استعاذہ بالنبی ﷺ کو جائز

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

کہا ہے۔

الجواب: انھوں نے وسیلہ بالرسول لکھا ہے۔ اور لفظ توسل لفظ مشترک ہے قبر پرست استغاثہ اور فریاد مراد لیتے ہیں۔ اور بعض اس سے توسل جاہ النبی ﷺ مراد لیتے ہیں۔ اور یہی مسئلہ متنازع فیہا ہے جس کے لئے دلیل لانا ضروری ہے۔ صرف علماء کا قول دلیل نہیں ہے۔ جب اس پر دلائل شرعیہ سے کوئی دلیل نہ ہو اور ان علماء کا قول بھی خلاف شرع ہو تو اس میں تاویل وحمل الکلام علی المعنی الصحیح موافق شرع کرنا ہوگا، جیسا کہ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

④ چوتھا شبہ: انبت الربیع البقل قول موحد محمول علی المجاز ہے تو اسی طرح سے یاغوث اغثنی او اشفنی او رد علی غائبی بھی ہے۔

الجواب: قرآن وسنت میں مجاز مستعمل وواردہے۔ مگر کیا توحید اور صفات رب العزۃ میں بھی مجاز ہے؟ اگر صفات رب العزت کا مجازی اطلاق مخلوق پر جائز اور صحیح تسلیم کرلیا جائے تو پھر مندرجہ ذیل وجوہ سے گریز مشکل ہو جائیگا:

1. محدثین اور سلف صالحین نے جو جہمیہ، معتزلہ، قدریہ بلکہ تمام فرق باطلہ پر رد فرمایا ہے، وہ صحیح نہ رہے گا۔ نیز کتب حدیث میں "باب فی ما انکرت الجھمیة من صفات اللہ تعالیٰ" اور "باب فی الرد علی الجمھیه" غلط ہو جائے گا۔ کیونکہ ان فرق باطلہ کا یہی قصور تھا کہ وہ مجازی اطلاق ہی لیکر تاویل کرتے تھے۔

2. کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی کسی آیت یا کسی حدیث میں ایسی تاویل منقول ہے کہ صفات رب العزت میں سمع و بصر و استواء علی العرش مستلزم تجسیم وحدوث سے اس میں تاویل کی جائے۔ اور جنھوں نے تاویل کی تو وہ فرق باطلہ سے کیوں شمار ہوئے؟

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے

3 یہ تاویل فی النصوص و صفات اللہ فلسفہ یونان اور اہل جدل کا اختراع و ابداع ہے، جس کا اتباع ان کی ذریت ہی کر سکتی ہے جو مجاز کو وسیع کر کے عطائی شریک بنانے لگے۔

4 اگر تاویل فی الصفات والنصوص جاری اور جائز ہو جائے تو پھر الرسول خالق السموات والارض ، الشافعی یرفع البلاء عن مصرو فلان یحیی و یمیت والشمس الھنا وغیر ذلک بحذف الرب، یعنی رب الرسول و رب الشافعی، جائز ہو گا اور کسی پر کفر وار تداد کا حکم لگانا جائز نہیں رہے گا خواہ مخلوق کو شافی، غافر الذنوب وغیرہ مان لیں۔ یا کوئی نعوذ باللہ سب الرسول و قدح الدین بکتا پھرے اور فقہاء نے جو فتوے کفر بالفاظ کفر لگایا ہے وہ سب غلط ہو جائے گا۔

5 اگر مشرکین کا عقیدہ شرک نہیں تو وہ الفاظ شرک کے الفاظ کیوں کہلاتے تھے جبکہ وہ اولیائے کرام کو متصرفین دافع البلاء فریادرس کے عقیدہ سے کہتے تھے۔

6 اکثر عوام جو الفاظ شرکیہ بولتے ہیں تو کیا وہ مجاز سے واقف ہیں؟

یہ شبہ کہ بعض معاصی کو کفر کہا گیا ہے حالانکہ وہ کفر نہیں، مردود ہے۔ کیونکہ شرع شریف نے کفر اور شرک کے کئی انواع بتائے ہیں: (۱) کفر و شرک جس سے تخلید فی النار ہوتا ہے اور (۲) کفر و شرک جس سے تخلید فی النار نہیں ہوتا، کما روے عن ابن عباسؓ کفر دون کفر .والریاء شرک . وقال اللہ تعالیٰ :وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون۔

یہ شبہات ناشائستہ فساد فی الدین اور جہل بکتاب اللہ و بسنۃ رسول اللہ ﷺ سے پیدا ہوئے۔ واما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

اذا انت لم تفقه و لم تدر ما الهدیٰ * فانت وعیر فی الفلاة سواء

حاصل کلام

❶ ادعیہ اور اذکار میں توقف ہے کہ شارع سے منقول ہو تو پڑھا جائے ورنہ نہیں، اور لفظ غوث وبجاہ فلان وبرکت فلان شارع سے منقول نہیں۔

❷ اجابت دعاء بالفاظ ماثورہ ہوتی ہے نہ بالفاظ مخترعہ۔ اور لفظ غوث وبجاہ فلان وبرکت فلان الفاظ مخترعہ ہیں، و من ادعیٰ فعلیه البیان والبرهان۔

❸ لفظ غوث وبہ برکت فلان موہم شرک ہیں، جس سے قرآن کریم نے منع فرمایا ہے: لا تقولوا راعنا۔

❹ استغاثہ رب تعالیٰ کے ساتھ ہی مخصوص ومامور بہ ہے، کما قال النبی ﷺ لابن عباس رضی اللہ عنہ: اذا سالت فاسأل الله واذا استعنت فاستعن بالله۔

وقال ابو یزید البسطامی ؒ (المتوفی ۲۶۱ھ): استغاثة المخلوق بالمخلوق کاستغاثة المسجون بالمسجون.

وقال سیدنا ابو عبدالله القرشی: استغاثة المخلوق بالمخلوق کاستغاثه الغریق بالغریق.

وقال سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی ؒ: واستغث به الیه هو الغنی والخلق کلهم فقراء لا یملکون لا نفسهم ولا لغیرهم ضرا ولانفعا انتہیٰ۔ (الفتح الربانی: ۱۳۱)۔ وقال: استغث بالله عزوجل واستعن به علیٰ هو لاء الاعداء فانه یغیثك (۹۶)، وقال: یافقیر الخلق یامشرکا بهم (۸۴). وقال: کل من یری الضر والنفع من غیر الله عزوجل فلیس بعبدٍ له تعالیٰ (۸۴)۔ هو عبد من رأی ذلك منه.

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

وقال : الاسلام مشتق من الاستسلام ان سلم امر الله عزوجل الی الله وتسلم الیه و تعتمد علیه (۸۶)۔و قال: کل ما تعتمد علیه فهو الهك (۷۸)۔و هکذا فی (۱۲۳)۔

یہ ہیں اقوال اولیاء کرام وصلحائے امت کے۔ کیا اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے ماننے والے مدعیان انہیں مانتے ہیں؟

حضرت الامام الناقد مرشدی شیخ الحدثین ورئیس المفسرین حضرت مولانا ومرشدنا حسین علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً وافرۃً کاملۃً کا فتویٰ:

آپ نے تفسیر بلغۃ الحیران میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل فرمایا ہے کہ ہر قسم کا استغاثہ اموات سے ناجائز اور حرام ہے (۵۵)۔

اسی طرح حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے تفسیر بے نظیر (۵۲) میں فرمایا ہے: اما دعاء الرسول و طلب الحوائج منه ﷺ و طلب الشفاعة عند قبره بعد موته فهذا لم یفعله احد من السلف۔ جب پیغمبر خدا ﷺ سے بھی ان کی قبر کے نزدیک مانگنا جائز ہے تو دوسروں کا کیا مقام ہے!

پھر حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے معنی اسالك بنبیك محمد کے اسألك بایمانی به وبمحبته کر کے پھر فرمایا: التوسل بالایمان به و بطاعة اصل الایمان۔

پھر حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان احادیث پر کلام کیا ہے جنہیں مجوزین اپنے لئے دلائل سمجھ کر پیش کرتے ہیں۔

● ادعیہ ماثورہ میں استغاثہ اللہ تعالیٰ سے فرمایا گیا ہے، کمافی الصحیح انه ﷺ کان یقول عند الکرب کہ آپ ﷺ مصیبت کے وقت فرماتے تھے: لا اله الا الله رب السموات ورب الارض رب العرش العظیم۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہی دعا اہل بیت کو سکھاتے تھے۔

سنن میں روایت ہے جب کوئی واقعہ ہوتا تھا تو آپ فرماتے تھے: یاحی یا قیوم برحمتك استغیث۔

آپ ﷺ نے فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سکھایا تھا کہ وہ کہیں: یاحی یاقیوم یابدیع السموات والارض لاالٰه الا انت برحمتك استغیث۔ اصلح لی شانی کله ولا تكلنے الیٰ نفسی طرفة عین۔

ان کے علاوہ اور بھی کئی دعائیں ہیں جن میں سے بعض ہم نے اس سے قبل ذکر کی ہیں۔ مگر کسی میں برکت فلان وبجاہ فلان نہیں ہے۔ اور نہ ہی مخلوق کو غوث کہا گیا ہے چہ جائیکہ غوث الاعظم کہا جاوے، انا للہ و انا الیه راجعون۔

دعا بحرمت فلاں

لفظ برکت، کہ بعض لوگ برکت فلان دعا مانگتے ہیں، وہ تو یقیناً منقول نہیں ہے اور موہم شرک ہے۔ کیونکہ برکت کے معنی جیسا کہ صاحب قاموس (التوفی ۸۱۶ھ) نے کہا ہے: البركة محركة النماء والزيادة والسعادة بڑھنا، زیادتی، نیک بختی (۳/۳۰۳) وفی منتهی الارب: برکۃ محرکۃ افزائش وزیادت ونیک بختی (۱/۱۱۲) وفی مجمع البحار للشیخ محمد طاهر الفتنی (التوفی ۹۸۶ھ): وهی الزیادة واثبات تبارك تعظم (۱/۹۰) وقال الراغب (التوفی ۵۰۵ھ): البركة ثبوت الخیر الالٰهی فی الشئ. ثم قال: والمبارك مافیه ذلك الخیر (۴۳)۔

اس لئے جس دعا میں برکت فلاں ہو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ فلاں مال و عمر زیادہ کرنے والا ہے یا نیک بخت کرنے والا ہے۔ اور یہ صفت تو اللہ العظیم کے ساتھ ہی مختص ہے۔ 'مبارِک (بصیغه اسم فاعل) تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات گرامی ہے اور 'مبارک

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

(بصیغہ اسم مفعول) اس کی مخلوق ہے، خصوصاً اولیائے کرام و انبیاء علیہم السلام ہیں۔

قال تعالیٰ: تبارك الذی بیده الملك. وقال تعالیٰ: تبارك الذی نزل الفرقان.

وقال تعالیٰ: تبارك الله رب العلمین. وقال تعالیٰ: تبارك الله احسن الخالقین.

وقال تعالیٰ: ان بورك من فی النار.

وفی الحدیث: بارك الله لنا فی صاعنا و مدنا۔

غرض برکت بمعنی اسم فاعل (برکات دہندہ) یعنی زیادہ کرنے والا اور سعادت دینے والا۔ اور یہ صفتیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں۔ اور اگر مبنی للمفعول بہ ہو جائے تو معنی یہ ہوں گے کہ اس کو نبوت دی گئی ہے مجھے بھی دینا۔ یا برکت فلاں فلاں کو ولی بنایا ہے۔ تو یہاں دعا کرنے والا کیا مانگتا ہے؟۔

دعاء بحرمت فلاں تو منقول من الشارع نہیں۔ مگر اکثر شیوخ کرام سے منقول ہے۔ اور حرمت کے معنی جیسا کہ کتب لغت میں مرقوم ہے عزت واحترام کے ہیں۔

صاحب قاموس نے لکھا ہے: الحرمة لایحل انتهاكه والذمة والمهابة والنصیب ومن یعظم حرمات الله ای ما وجب القیام به، انتہی۔

مجمع البحار میں ہے: والحرمة مالا یحل انتهاكه (۱/۲۵۷)۔

غرض مشائخ کرام کی ادعیہ میں جو بحرمت فلاں وارد ہے اس کے یہی معنی ہوں گے کہ میں فلاں بزرگ اور ولی کا جو احترام دل میں کرتا ہوں، اسی محبت اولیاء کرام کے عمل سے اے رب تعالیٰ میری دعاء قبول فرما۔ حسب قاعدہ اقوال اولیاء کرام و مشائخ عظام کو جہاں تک ہو سکے صحیح محمل پر حمل کریں گے بشرطیکہ خلاف نص صریح نہ ہو۔ قال الامام الربانی قدس سره العزیز:

فانهم معذورون بغلبة السكر (مکتوب ۲۳ دفتر اول)۔

وقال فی مکتوب ۲۷۴: وصوفیہ آنچہ بگویند و بکنند مخالف آراء علماء

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

مجتہدین آں را تقلید نباید کرد۔ و بحسن ظن از طعن ایشان لب باید بست واز شطحیات ایشاں باید شمرد واز ظاہر مصروف باید ساخت۔

قال فی مکتوب دو صد و شصت و ششم (۲۶۶) : عمل صوفیہ در حل و حرمت سند نیست۔ و ہمیں بس نیست کہ ما ایشان را معذور داریم و ملامت نہ کنیم۔ قاصری گر کند این قافلہ را طعن قصور حاش للہ کہ برارم بزبان ایں گلہ را۔

زیارت القبور للنساء

قولہ : عورتیں زیارت قبور کو جا سکتی ہیں۔ اگر زیارت قبور کرنی ہو تو محرم کے ساتھ ہو جیسا کہ حج میں۔

الجواب

عورتوں کی زیارت قبور بعیدہ کے جواز کا حج پر قیاس کرنا قیاس فی العبادۃ ہے اور یہ قیاس اب تک کسی امام مجتہد نے نہیں کیا تھا۔

زیارت قبور مردوں کیلئے بالاتفاق جائز اور سنت ہے۔ مگر عورتوں کے لئے اکثر علماء کے نزدیک ناجائز ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لعن رسول اللہ ﷺ زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج. رواہ النسائی وابوداوٗد والترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابوداوٗد الطیالسی المتوفی ۲۰۴ھ (۳۱۱) عنہ۔

اس حدیث میں ان عورتوں کو ملعون کہا گیا ہے جو زیارت قبور کو جاتی ہیں، تو کیا لعنت کا کام بھی جائز ہوتا ہے۔

علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ نے کہا ہے :

ولقد کرہ اکثر العلماء خروجھن الی الصلوۃ فکیف الی المقابر. وماظن سقوط فرض الجمعة علیھن الا دلیلاً علی امسا کھن عن الخروج فی ماعداها.

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

آخر علماء نے عورتوں کے نماز کے لئے نکلنے کو مکروہ کہا تو مقابر کے لئے کیا حکم ہوگا اور جب ان سے جمعہ ساقط ہے تو کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ گھر بیٹھی رہیں اور کہیں باہر نہ نکلیں (۴ / ۷۷)۔

پھر عینی نے قرطبی سے نقل کیا ہے: اما الصواب فحرام علیهن الخروج. کہ جوان عورتوں کے لئے تو نکلنا حرام ہے۔

پھر علامہ عینی رحمہ اللہ نے فرمایا: و حاصل الکلام من هذا کله ان زیارة القبور مکروهة للنساء بل حرام فی هذا الزمان انتہی (۴ / ۷۸)۔

حاصل کلام اس تمام سے یہ ہے کہ عورتوں کیلئے زیارت قبور مکروہ ہے بلکہ اس موجودہ وقت میں حرام ہے۔

اسی طرح حاشیہ نسائی (۱ / ۲۸۷) میں ابن عبد البر (المتوفی ۴۶۳ھ) سے بھی نقل کیا ہے۔

ابن الحاج (المتوفی ۷۳۷ھ) نے المدخل (۱ / ۲۰۸) میں لکھا ہے:

و ینبغی له ان یمنعهن من الخروج الی القبور و ان کان لهن میت. لان السنة قد حکمت بعدم خروجهن۔

اور مناسب یہ ہے کہ عورتوں کو باہر جانے سے منع کرے اگرچہ ان کا کوئی مر گیا ہو۔ کیونکہ سنت نے ان کو باہر نہ نکلنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔

پھر فرمایا: واما خروجهن فی هذا الزمان فمعاذ الله ان یقول احد من العلماء و من له مروة او غیرة فی الدین بجواز ذلك۔

اور ان کا نکلنا اس زمانہ میں، معاذ اللہ کہ کوئی بھی عالم، جسے مروت ہو یا دینی غیرت ہو، ایسی بات کہے کہ یہ جائز ہے۔

وفی الشامی: ویکره اذا کن شواب کحضور الجماعة فی المساجد (۱ / ۸۴۳) اور مکروہ ہے عورتوں کا قبروں پر جانا جب کہ وہ جوان ہوں جیسا کہ جماعت

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاؤن لوڈ کیا گیا ہے۔

کے واسطے مساجد میں ان کا جانا۔

ابراہیم حلبیؒ نے شرح منیۃ المصلی (۵۶۴) میں کہا ہے: ویستحب زیارۃ القبور للرجال وتکرہ للنساء۔

زیارت قبور مردوں کیلئے مستحب اور عورتوں کیلئے مکروہ ہے۔

شیخ احمد طحطاویؒ نے شرح مراقی الفلاح میں لکھا ہے: وسئل القاضی عن جواز خروج النساء الی المقابر فقال: لاتسأل عن الجواز والفساد فی مثل ھذا وانما تسئل عن مقدار ما یلحقھا من اللعن فیہ. واعلم بانھا کلما قصدت الخروج کانت فی لعنۃ اللہ وملائکتہ واذا خرجت تحفھا الشیاطین من کل جانب واذا زارت القبور تلعنھا روح المیت واذارجعت کانت فی لعنۃ اللہ . کذا فی الشرح عن التتارخانیۃ انتہی (۳۶۲)۔

طحطاوی میں ہے کہ قاضی سے پوچھا گیا عورتوں کے لئے زیارت قبور کے جواز کے متعلق کیا حکم ہے تو قاضی نے فرمایا کہ اس زمانہ میں جواز و فساد کامت پوچھو بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر لعنت کس قدر برستی ہے۔ اور یہ جان لے کہ جب یہ عورت (قبرستان کی طرف) نکلنے کا قصد ہی کرلیتی ہے تو خداوند کریم اور فرشتوں کی لعنت میں ہو جاتی ہے۔ اور جب باہر نکل پڑتی ہے تو اس کو شیطان ہر طرف سے گھیر لیتے ہیں۔ اور جب قبروں کے پاس آجاتی ہے تو میت کی روح اس پر لعنت کرتی ہے۔ اور جب واپس آتی ہے تو خداوند کریم کی لعنت میں رہتی ہے جیسا کہ شارح نے تتارخانیہ سے نقل کر کے شرح میں لکھا ہے۔

اسی طرح نصاب الاحتساب میں بھی قاضی کا قول نقل کیا ہے کمافی مجالس الابرار (۳۲۶)۔

اور صاحب مجالس الابرار نے کہا ہے: وقدروی فی الخبر ایما امرأۃ خرجت الی المقبرۃ یلعنھا ملائکۃ السموات السبع والارضین السبع. وایما امرأۃ دعت

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

للميت بخيرولم تخرج من بيتها يعطيها الله ثواب حج و عمرة . وروى عن سلمان و ابى هريرةؓ انه عليه الصلوٰة والسلام ذات يوم خرج من المسجد فوقف على باب داره فاتت ابنته فاطمةؓ فقال لها: من اين جئت؟ فقالت:خرجت الى منزل فلانة التى ماتت. فقال: هل ذهبت الى قبرها ؟فقالت: معاذ الله ان افعل شيئًا بعد ما سمعت منك ما سمعت. فقال: لو ذهبت الىٰ قبرها لم ترىحى رائحة الجنة(۳۳۶)۔

حدیث میں ہے کہ جو عورت قبرستان کو جاتی ہے تو اُس پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے فرشتے لعنت کرتے ہیں اور جو عورت میت کے لئے دعائے خیر کرتی ہے اور اپنے گھر سے نہیں نکلتی تو اللہ تعالیٰ اس کو حج اور عمرہ کا ثواب دیتا ہے۔اور حضرت سلمانؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوۃوالسلام ایک روز مسجد سے نکل کر اپنے دروازہ پر ٹھہر گئے ۔اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگئیں آپؐ نے ان سے فرمایا کہاں سے آرہی ہو ؟ عرض کی کہ فلاں عورت کے گھر گئی تھی جو مر گئی ہے۔ فرمایا: اس کی قبر پر گئی تھی ؟آپؐ نے عرض کی کہ خدا کی پناہ کہ ایسا کام کروں بعد اس کے میں آپ سے سن چکی ہوں جو کچھ سن چکی ہوں۔آپؐ نے فرمایا کہ اگر تو اس کی قبر پر جاتی تو جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکتی ۔

شوافع کے نزدیک بھی مکروہ ہے کمافی المواهب اللدنية لشهاب الدين ابى العباس(المتوفی ۹۲۳ھ) و شرحها لعبد الباقی الزرقانی(المتوفی ۱۱۲۲ھ):وفی النساء خلاف الاشهر فی مذهب الشافعیؒ الكراهة۔انتہی(زرقانی ۸/۳۴۲)۔

فائدہ:اس مقام پر زرقانی نے لکھا ہے کہ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ زیارت قبرالنبی ﷺ کے منکر نہیں، یہ اُن پر افتراء و بہتان ہے بلکہ وہ شدالرحال الی زیارۃ القبور کے خلاف ہیں اور حافظؒ نے اس پر علمائے کرام کے ہر دو قول نقل فرمائے ہیں۔

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

پھر زرقانی نے یہاں لکھا ہے :نعوذ باللہ من الحسد والبغی واتباع الھوٰی۔

نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں جوینی (والدامام الحرمین) سے یہی نقل کیا ہے۔

سفر لزیارۃ القبور کے بارے میں شمس الائمہ سرخسیؒ (المتوفی ۴۸۴ھ) نے شرح سیر کبیر (۱۵۹) میں لکھا ہے : یمنع النساء من زیارۃ القبور۔ عورتوں کو زیارت قبور سے منع کیا جائے۔

جو فحش اور بے حیائی آج کل قبور پر ہوتی ہے وہ سینما اور کلبوں میں کہاں ؟ البتہ فساق نے ڈانس کلب اور سینما بنائے جبکہ پیران ضلالت و علماء سوء نے اپنا ڈانس مسجدوں اور خانقاہوں میں ناچنا بنالیا۔ اور عرس کے نام پر عورتوں اور مردوں کا اختلاط کر کے شہوت پرستی کا ذریعہ بنالیا ۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ فساق اپنے فسق کو دین نہیں سمجھتے اور علماء سوء اس کو دین سمجھتے ہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٥۔

ہمارے خلاف مبتدعین نے زور لگا کر جو کچھ لکھا ہے، چونکہ اس میں ان کے پاس کوئی دلیل نہیں اور وہ میدان علم میں کچھ روشناس ہیں نہ خود ہی علم دین سے کچھ آشنا ہیں لہذا ان کے فتویٰ بہتان عوام کو متزلزل نہیں کر سکتے اور نہ ورغلا سکتے ہیں۔

لیکن مولانا صاحب چونکہ محدث اور متدین تھے، ان کے شایان شان یہ فتویٰ نہیں تھا، اگرچہ وہ اول سے انہی بدعات میں ملوث چلے رہے ہیں۔ لہذا میں نے صرف حمیت دین کا لحاظ کر کے اولاً ان کی خدمت میں علماء بھیجے اور پھر ایک عریضہ جو یہاں بھی نقل کر چکا ہوں، پیش کیا۔ لیکن پھر بھی جب وہ باز نہ آئے تو یہ چند سطور اتماماً للحجۃ لکھ دیں۔

ان ولی اللہ الذی نزل الکتاب و ھو یتولی الصالحین ۔

ہمارے ملک میں جن بدعات نے ظلمت اور کدورت پھیلا کر سنت سنیہ کو مضمحل کر دیا ہے؛ تمام اہل علم اور علماء حق سے امید ہے کہ وہ اُنکے مٹانے میں کوشش فرمائیں گے۔

مثلاً استمداد عن الاموات واجرۃ علی الطاعات ونذر لغیرہ تعالیٰ ،

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

نفع وضرر کا غیر اللہ سے ہونا، یا علم غیب لغیرہ تعالیٰ اور یہ کہ وہ متصرف وفریاد رس ہیں۔

یا بدعات ماتم مثلاً میت والوں کے گھر تین دن تک کھانا، تاخیر دفن، مروجہ اسقاط، دعاء بعد الجنازہ، رفع الصوت بالذکر بعد الجنازہ، آذان علی القبور، مردہ کے لئے ختم قرآن اور اس پر کچھ لینا یا کھانا، جنازہ کے بعد بیٹھنا اور اس میں تاخیر کرنا، میت پر رونا اور ان کے علاوہ کئی بدعات ہیں جن میں سے تقریبا تیس کا ذکر ہم نے ضیاء النور میں کیا ہے جیسے چہلم، برسی، شب جمعہ، کفن کا ٹکڑا، امام کو روٹی دینے کے لئے چالیس دن مقرر کرنا اور قبور پر جمع ہونا وغیرہ۔

یا بدعات علی القبور مثلاً قبروں کا پختہ بنانا، گنبد بنانا، چراغاں کرنا، ان پر غلاف چڑھانا، جھنڈا گاڑھنا، قبروں کا طواف کرنا، بوسہ دینا، وہاں پیسے وغیرہ ڈالنا۔ اور قبروں کی طرف دور دراز سے سفر کر کے جانا۔

یا تخصیص زمان ومکان مثلاً ۲۳ رمضان میں بعض مخصوص سورتوں کی تلاوت، شب جمعہ میں سورۃ الملک کی تلاوت، عاشورہ کی بدعات، شب میلاد منانا اور بدعات شب معراج ونصف شعبان۔

یا بدعات عبادت میں جیسا کہ مصافحہ بعد الصلوۃ وبعد العیدین ودعا بالجمع بعد السنن، یا صلوۃ رغائب، قضاء عمری، زیادت چراغاں در شب ختم، والصلوۃ والسلام جہراً قبل الاذان یا بعد الاذان، دعا بحق فلان وبرکت فلان، وظیفہ یا شیخ عبدالقادر، درود تاج، وانشایا رسول اللہ، الوداع الوداع فی رمضان، وسوسہ فی مخارج الحروف اور اجرۃ علی الاذان وغسل المیت۔

یا بدعات حجاج مثلاً ہار پہنانا اور خاص لباس پہننا۔

یا بدعات فی المساجد مثلاً انشاد ضالہ، اشعار بالتغنی، لڑکوں سے نعت پڑھوانا یا وعظ میں ناچنا، مسجد میں بیع وشراء اور سوال کرنا، مساجد میں بچوں کا آنا۔

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

بدعات شادی وخوشی وطعام قبل النکاح، رسوم مروجہ مذمومہ کی پابندی، مردوزن کا اختلاط، حضور دعوۃ الختان، دف بجانا اور بچے کی پیدائش وغیرہ پر جو رسوم کثیرہ مذمومہ کیا کرتے ہیں، یہ سب بدعات کیا کسی فاسق متمرد نے دین میں گھڑی ہیں یا انہی علماء سوء نے؟

ہم کہتے ہیں: دین اتباع ہے رسول خدا ﷺ وصحابہ وسلف صالحین کا۔ سلف کا فرد آخر امام محمدؒ ہیں جیسے شامی میں ہے تو کوئی اپنی بدعات پر ان سے نقل پیش کرے۔

ثواب اتباع میں ہے نہ ابتداع میں: لا تسئلوا الناس عما احدثوا فانهم قد اعدوا له جوابًا ولكن سلوهم عن السنة۔

لوگ جو کچھ کررہے ہیں ان سے ان کی بات مت پوچھو اس لئے کہ انہوں نے اسکے لئے جوابات بنالئے ہیں (بدعات کے جواز پر) بلکہ ان سے یہ پوچھو کہ ہمیں طریقہ مسنونہ بتاؤ:

لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة لمن كان يرجو الله واليوم الأخر و ذكر الله كثيرا۔

انما الدين اتباع * لا ابتداع ولا ابتداء

بل على ما كان رأيا * فكف كم منه ذا

وانا الاحقر محمد طاهر عفا الله عنه

دارالقرآن پنج پیر

جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ، مطابق ۷ ستمبر ۱۹۶۶ء

Scanned by CamScanner

یہ کتاب maktabatulishaat.com سے ڈاون لوڈ کیا گیا ہے۔

الامام قدوۃ المحققین رئیس المفسرین شیخ القرآن مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ علیہ

کی مایہ ناز عربی ، اردو تصانیف کا مکمل سیٹ

10 کتابیں ← مکمل سیٹ ← خوبصورت پیکنگ میں

جدید کمپیوٹر ایڈیشن

بہترین جلد اور چھپائی میں

رعایتی قیمت صرف 1000 روپے

خود مطالعہ فرمائیں اور توحید وسنت کی اشاعت کیلئے دوست احباب کو ھدیہ کیجئے۔

تصنیفات وتالیفات

تصانیف حضرت شیخ القرآن والحدیث محمد طاہر رحمہ اللہ الغفار

☆ سمط الدرر فی ربط الایات والسور	عربی
☆ العرفان من اصول القرآن	عربی
☆ البصائر للمتو سلین باهل المقابر	عربی
☆ النشاط عن حیلة الاسقاط	عربی
☆ نیل السائرین فی طبقات المفسرین	عربی
☆ ضیاء النور لدحض البدع واماتة الفجور	عربی
☆ اللمعان من خلاصة سورة القرآن	پشتو
☆ الانتصار لسنة سید الابرار	اردو
☆ حقیقت مودودی	اردو
☆ ارشاد الانام فی ترک الفاتحة خلف الامام	اردو
☆ بقیة الاثار من الحیوٰة المستعار	اردو

تصانیف حضرت شیخ القرآن والحدیث مولانا طیب طاہری مدظلہ

☆ القطوف الدانیة (تفسیر سورة فاتحة)	اردو
☆ مسلک الاکابر فی تحقیق الحیوٰة وعدم السماع لاهل المقابر	اردو
☆ کتاب الجهاد	اردو
☆ کلمه حق	اردو
☆ ازالة الاوهام	پشتو
☆ دمدمة القهریة علی دندنة الدهریة	اردو
☆ مخزن الدر من افادات صاحب سمط الدرر	عربی
☆ مشکلات القرآن	پشتو

Printed by

Scanned by CamScanner